بڑھاپا



تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ





Visit Uwaysi Books

www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

بڑھاپے کا نام سن کر نوجوان لرزہ براندام (شدید خوف زدہ) ہو جاتے ہیں، حالانکہ چند سالوں بعد، اگر جناب کی زندگی نے وفا کی، تو آپ بھی بڑھاپے کا شکار ہو جائیں گے۔ فقیر اس رسالہ میں بڑھاپے کو جوانی میں دکھانا چاہتا ہے، بشرطیکہ بچپن اور جوانی میں فقیر کی گزارشات پر عمل کیا جائے، تو ان شاءاللہ تعالیٰ آپ بڑھاپے میں بھی نوجوان رہیں گے۔ ورنہ بہت سے بندگانِ خدا آپ حضرات کے سامنے جوانی ہی میں بوڑھے نظر آتے ہیں۔

اگرچہ بڑھاپا خود بخود محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک عظیم مصیبت ہے، بلکہ مشہور ہے:

" الْھَرَمُ ھُوَ الْمَوْتُ الْأَصْغَرُ " یعنی بڑھاپا چھوٹی موت ہے۔

لیکن پھر بھی فقیر ذیل میں بڑھاپے کے مصائب پیش کرتا ہے۔

بڑھاپے کی سختیاں: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقام پر بڑھاپے کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً فرمایا:

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (پارہ ۱۴، النحل ۷۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے سب کچھ کر سکتا ہے۔

فائدہ: آیت سے ثابت ہوا کہ بڑھاپا ایک ناقص عمر (کمزوری) ہے، جس کی ایک خرابی یہ ہے کہ اس عمر میں بوڑھا بعض اوقات بچوں سے بھی گیا گزرا بن جاتا ہے۔ اَطبّاء (ڈاکٹر) لکھتے ہیں کہ جس انسان کی عمر ساٹھ سال کے بعد داخل ہوتی ہے تو اس کی قُویٰ (جسمانی وذہنی طاقتیں) سب ناکارہ (بیکار) ہو جاتی ہیں اور ایسی ذلت طاری ہو جاتی ہے کہ بچوں اور پاگلوں کو بھی اس سے نفرت آنے لگتی ہے۔ لیکن یہ حالت اُن لوگوں کے لیے ہے جو ایمان سے محروم اور علمِ باعمل سے بے بہرہ (محروم) ہوں۔ مؤمن عالمِ باعمل اور عارفِ باعمل کی شان اس کے برعکس نُمایاں (واضح) اور ممتاز ہو جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضلِ الٰہی (اللہ کے خاص کرم سے) قرآن پاک پڑھنے کی برکت سے اس حالت سے محفوظ رہتے ہیں۔[1] طولِ عمر و بقا (لمبی زندگی) کے سبب اُنہیں اللہ کے حضور کرامات اور عقل و معرفت میں زیادتی حاصل ہوتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ توجہ الی اللہ (اللہ کی طرف کامل دھیان) کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ وہ اس عالم سے انقطاع (دوری) اختیار کر لے اور بندہ مقبول ہو کر دنیا کی طرف التفات (رغبت) سے مجتنب (بچنے والا) ہو جائے۔

عکرمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآنِ پاک پڑھا، وہ اس ارذل عمر (انتہائی پست اور کمزور عمر) کی حالت کو نہیں پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے عقلی (ناتوانیِ عقل) اور جہل باقی رہ جائے۔

تجربہ اُویسی غُفِرَلَہٗ: فقیر اُویسی غفرلہ نے بوڑھوں کو دیکھا اور تجربہ کیا کہ جو حضرات تلاوتِ قرآن کی دائمی سعادت (ہمیشگی کی توفیق) سے سرفراز تھے، وہ مرتے دم تک خوش و خُرّم (شاداب) اور ہوش و حواسِ صحیحہ (درست عقل و شعور) سے سلامت رہے۔ اور جو حضرات اس سعادت سے محروم تھے، یا گاہے بگاہے

---

1) (المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة والتين، من قرأ القرآن لم يرد إلى أرذل العمر، 3/ 382، الحديث 4006، دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ / 1998م)

(کبھی کبھار) تلاوتِ قرآن کرتے تھے، وہ بڑھاپے کی اَرْذَلُ العمر (انتہائی کمزور اور پست عمر) کے جھٹکے سے نہ بچ سکے۔ فقیر نے انہیں مخبُوطُ الحواس (ذہنی توازن سے محروم) دیکھا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةًؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ (روم:60)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہے جس نے تمہیں ابتداء میں کمزور بنایا پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا، بناتا ہے جو چاہے اور وہی علم و قدرت والا ہے۔

فائدہ: یہ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین (زندہ) تھا پھر بچہ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضُعف کے ہیں پھر بچپن کے ضُعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی پھر جوانی کی قوت کے بعد ضُعف یعنی بڑھاپا۔

بڑھاپا اور قرآن

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بڑھاپے کا ذکر متعدد مقامات پر فرمایا ہے۔ منجملہ انکے سورۃ یسین شریف میں ہے: "وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ" (یس: 68) (ترجمہ: اور جسے ہم بڑی عمر دیں) تَعْمِیْرْ سے ہے بمعنی زندگی دینا اَلْعُمَرْ بمعنی بدن کی روح کی تعمیر۔ اب معنی یہ ہوا کہ جس کی دنیا میں ہم عمر بڑھاتے ہیں۔ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ (ترجمہ: تو ہم اس کے جسم کو گھٹا دیتے ہیں)۔ اَلتَّنْكِیْسْ بمعنی الٹا کرنا۔ یہ اَلنَّكْسُ سے بلیغ اور مشہور تر ہے بمعنی شے کے بل الٹنا۔

اس سے نَكْسُ الوَلَد ہے (الٹ کر پیدا ہونے والا بچہ)۔ اس لڑکے کو کہا جاتا ہے جس کی پیدائش کے وقت پاؤں سر سے پہلے نکلیں۔ اور مرض میں اسے کہتے ہیں (نُکس) جو بیماری افاقہ کے بعد عود کر آئے (دوبارہ لوٹ آئے)۔ اور مخلوق میں نُکس اُس وقت کہتے ہیں جب وہ بڑھاپے میں انتہا کو پہنچ جائے۔ اب معنی یہ ہوا کہ ہم انسان کی تخلیق بدلتی رہتی ہے اور اسے پہلی تخلیق کے برعکس کر دیتے ہیں۔ وہ ضعف میں بڑھتے بڑھتے اور قوت میں گھٹتے گھٹتے اور شکل و صورت اور ہیئت سے ہٹتے ہٹتے اس حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ بچے کی سی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ضعفِ بدن (جسمانی کمزوری) اور قلتِ عقل (عقل کی کمی) اور فہم و ادراک سے خالی ہونے (سمجھ بوجھ کے فقدان) میں بچے اور بوڑھے میں معمولی فرق رہ جاتا ہے۔

أَرَانِي كُلَّ يَوْمٍ فِي انْتِقَاصٍ ... وَلَا يَبْقَى عَلَى النُّقْصَانِ شَيْءٌ[2]

ترجمہ: میں خود کو ہر دن میں کمی محسوس کرتا ہوں اور میرے نقصان میں کسی قسم کی کمی نہیں رہی۔

"اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ" (یس: 68) **ترجمہ:** کیا وہ اس حالت کو دیکھ کر سمجھتے نہیں۔

کہ جو ذات انسان کو اس حالت میں کر سکتی ہے وہ اس کے طَمس و مسخ (تبدیلی ہیئت) پر بھی قدرت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کی قدرت ان پر اور ان کے علاوہ اور جملہ امور کو حاوی (گھیرا ہوا) ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ ان اُمور کو تدریجا (آہستہ آہستہ) کرتا ہے یا نہیں کرتا، تو اس کی مشیت (چاہت) میں ایسے ہو گا اور اس میں کوئی حکمت ہو گی۔ نزد قدرت کارها دشوار نیست **ترجمہ:** اس کی قدرت کے آگے کوئی کام مشکل نہیں۔

---

[2] (روح البيان، سورة يس: 18، 7/ 428، دار الفكر – بيروت)

فائدہ: البحر میں ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ یہ اگر تمہارے ساتھ دنیا میں نہ ہوگا تو آخرت میں ضرور ہوگا اگر تم کفر ومَعاصی (کفر وگناہ) وغیرہ سے توبہ نہ کروگے تو تمہیں اس قسم کی سزا ملے گی۔

مختلف الحال سزائیں: مروی ہے کہ قیامت میں اس اُمت میں بعض لوگ بندروں کی شکل میں بعض خنزیر کی صورت میں، بعض اُلٹے پاؤں کر کے کھینچے جائیں گے، بعض اندھے بعض بہرے بعض گونگے اُٹھیں گے۔ بعض لوگوں کی زبانیں نکل کر سینہ پر آجائیں گی اور ان کے منہ سے پیپ خارج ہوگی جس سے لوگ نفرت کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

فائدہ: حضرت ابو بکر وراق [3] رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ غفلت میں طویل عمر بسر کرائے اس میں احوال وایام اثر انداز ہوتے ہیں، کہ کبھی بچہ تو کبھی جوان اور کبھی بوڑھا یہاں تک کہ عمر کے آخری حصہ تک پہنچے۔

چنانچہ فرمایا: وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ الخ (یس:68)، اور جو ذکر الٰہی میں زندگی بسر کرے اسے حیات جاودانی (ہمیشہ رہنے والی زندگی) نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں چلا جاتا ہے۔ چنانچہ خود فرمایا: فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ (النحل:128) **ترجمہ:** ہم اسے حیات طیبہ سے زندہ رکھیں گے۔

فائدہ: کشف الاسرار میں ہے کہ اس میں انسان کو تنبیہ ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو۔ تاکہ اپنی حقیقت سے آگاہی حاصل کرسکے۔ یہ جوانی اور زندگانی ایک غنیمت ہے اس کی قدر کرنی چاہیے نیک عمل کرنے کا اب وقت ہے۔ جب وقت نکل جائے گا تو پچھتاوا ہوگا۔

حدیث شریف: پانچ امور سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ (۱) بیماری سے پہلے صحت وتندرستی کو۔ (۲) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔ (۳) تنگدستی سے پہلے فراخ دستی کو۔ (۴) موت سے پہلے زندگی کو۔ (۵) مشغولیت سے پہلے فراغت کو۔

فائدہ: اگر جوانی ڈھل جائے اور نیک عمل نہیں ہوسکے تو بڑھاپے میں اپنی کوتاہی اور غلطیوں کی عُذر خواہی (معافی تلافی) کرے تو بھی اچھا ہے۔

نوے سالہ بوڑھے کو نوید مغفرت: حدیث شریف میں ہے کہ جب انسان نوے سالہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور لکھا جاتا ہے کہ یہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا اور جب وہ سو سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے حساب لینے سے اللہ تعالیٰ حیا فرماتا ہے۔ یعنی اس سے راضی ہو کر اس کے حساب سے چشم پوشی فرماتا ہے۔ (اس کی مزید تفصیل آئے گی۔)

دلم میدهد وقت وقت این امید ... که حق شرم دارد زموی سفید

ترجمہ: میرا دل اُس وقت گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے سفید بالوں سے شرماتا ہے۔

عجب دارم ارشرم دارد زمن ... که شرمم نمی آید ازخویشتن [4]

ترجمہ: مجھے تعجب ہے کہ وہ تو میرے سے شرم کرتا ہے لیکن مجھے شرم نہیں آتی۔ (روح البیان)

پہلا بوڑھا: آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے پہلے بڑھاپے کے آثار ابراہیم علیہ السلام میں ظاہر ہوئے عرض کی یا اللہ یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا نور ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ پھر اپنے نور میں اضافہ فرما اور وقار عطا فرما۔

---

3) حضرت ابو بکر محمد بن عمر الوارق ترمذی، جو "الحکیم" کے نام سے مشہور تھے، آپ اہل سنت کے نزدیک تیسری صدی ہجری میں سنی تصوف کی ممتاز شخصیات میں سے ایک ہیں۔ آپ اصل ترمذ سے تھے اور پھر آپ بلخ میں رہتے تھے اور وہ احمد بن خضرویہ، محمد بن سعد بن ابراہیم زاھد اور محمد بن عمر بن خشنام بلخی کے ساتھی تھے۔ (س رضا)

4) یہاں تک کے مضمون کے لئے مصنف علیہ الرحمہ نے روح البیان سے استفادہ کیا ہے۔ (روح البیان، سورة يس: 18، 7/ 428 إلي 429، دار الفكر - بيروت)

فائدہ: پہلے دور میں انسان کو(۸۰)سال کے بعد احتلام ہوتا تھا۔

فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کا سب سے پہلا بچہ دو سو سال کا ہو کر فوت ہوا۔

فائدہ: بعض مشائخ نے فرمایا کہ امتِ مصطفویہ علی صاحبہا والصلوۃ والسلام کی عمر اگرچہ چھوٹی ہیں لیکن ان پر فضلِ ربانی بہت زیادہ ہے اس لئے کہ یہ لوگ تھوڑے عرصہ میں بڑے بلند مراتب حاصل کر لیتے ہیں جو پہلے لوگوں کو مدتوں کے بعد بھی حاصل نہیں ہو سکتے تھے۔

کسی حکیم نے فرمایا کہ مرد کی پچھلی زندگی بہتر ہوتی ہے اس لئے کہ اس کے آخری دور میں جہالت دور ہو جاتی ہے اور حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور رائے پختہ ہو جاتی ہے اور عورت اس دور میں بہت بری ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس دور میں بدخُلق اور تیز زبان ہو جاتی ہے اور اس دور میں بچہ جننے سے بھی رہ جاتی ہے۔

حدیث شریف: تمہارے نوجوانوں میں وہ بہتر ہیں جو بوڑھوں سے مشابہت رکھیں اور وہ بوڑھے بہت برے ہیں جو نوجوان سے مشابہت کریں۔

شرح از صاحبِ روح البیان: صاحبِ روح البیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مشابہت چند انواع پر،

(۱)اقوال (۲)احوال (۳)افعال (۴) قیام (۵) قعود (۶) لباس۔ ان امور میں ایک دوسرے کی نقل اتاری جا سکتی۔

صوفی کے معنی: شیخ (بوڑھا) اس لئے کہ اس کا مقصد فناء ہے۔ یعنی اوصاف سے فانی ہو جاتا۔ اس لئے مرد مومن پر لازم ہے کہ وہ بوڑھوں والے لباس پہنے اگرچہ نوجوان ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس سال کا ہو جائے اور اس کے شَر پر خیر غالب نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم کے لئے تیار رکھے۔

حضرت یحیٰی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ساری زندگی کا عیش آخرت کے مقابلہ میں صرف ایک لمحہ ہے اگر تم نے زندگی کے لمحات ضائع کر دیئے تو سمجھو کہ تو نے ہمیشہ کا خسارہ پایا اور تجھے خَاسِرِین(نقصان اٹھانے والوں) میں لکھا جائے گا۔[5]

حضور سرورِ عالم یہ دعا مانگتے: (اللَّهُمَّ) أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

یعنی اے اللہ! میں تیری، بخل، سستی اور ارذل العمر (انتہائی کمزور اور پست عمر) اور عذابِ قبر اور فتنہ دجال اور زندگی و موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

مومن کی شان: بعض مفسرین نے فرمایا کہ ارذل العمر (انتہائی کمزور اور پست عمر) کی وعید کافر کے لئے ہے۔ ورنہ اہل ایمان کی عمر کے اضافے سے عقل و فہم میں اضافہ ہوتا ہے صرف اس کے ایمان کی تعظیم و تکریم کی بناپر۔[6]

تلاوتِ قرآن پاک کی برکت: حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو ارذل العمر (انتہائی کمزور اور پست عمر) نقصان نہیں پہنچائے گا۔[7]

فائدہ: ایسے ہی، جو قرآن مجید کی آیات میں تَدَبُّرو تَفَكُّر(غور و فکر) اور ان پر عمل کرتا ہے۔[8] (كذافي تفسير العيون)

---

[5] (روح البيان، سورة النحل: 71إلى72، 5/ 56، دار الفكر - بيروت)

[6] (روح البيان، سورة النحل: 71إلى72، 5/ 56، دار الفكر - بيروت)

[7] (روح البيان، سورة النحل: 70، 5/ 55، دار الفكر - بيروت)

(المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة والتين، من قرأ القرآن لم يرد إلى أرذل العمر، 3/ 382، الحديث 4006، دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ/ 1998م)

[8] (تفسير الماوردي = النكت والعيون، النحل: 70، 3/ 201، دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان)

انبیاء و اولیاء کی شان: صاحبِ روح البیان قدس سرہ نے فرمایا کہ جنون اور پاگل پَن وغیرہ واقعی نُقص(عیب) ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا قانونِ قدرت ہے کہ وہ کاملین یعنی انبیاء واولیاء کو اس بیماری میں مبتلا نہیں فرماتا۔

فائدہ: مفسرین نے لکھا کہ علماء کو ارذل العمر (انتہائی کمزور اور پست عمر) کی خرابیوں میں مبتلا نہیں کیا جاتا، اگرچہ اس عمر تک پہنچ جائے۔

یہاں علمائے آخرت یعنی خوفِ خدا دل میں رکھنے والے یعنی باعمل علماء مراد ہیں۔اس سے مطلق ہر پڑھا لکھا مولوی عالم مراد نہیں اس لئے کہ ہم اپنے زمانہ کے بعض مولویوں کو دیکھ رہے ہیں کہ ان کے زندگی کے لمحات ہوا و ہوس (نفسانی خواہشات) میں بسر ہوئے جب بڑھاپے میں مبتلا ہوئے تو ان کی عقل ماری گئی کہ بچوں سے بھی گئے گزرے ہو گئے۔

مسئلہ: واقعی ارذل العمر (انتہائی کمزور اور پست عمر) کا دور نہایت شدید اور سخت ترین زمانہ ہے۔ لیکن یہی وقت مغفرت اور بلندی درجات کے حاصل کرنے کا ہے۔

حدیث شریف: انسان جب اسی(۸۰) سال کا ہوتا ہے تو اس کی نیکیاں اُگتی اور برائیاں مٹتی ہیں۔ جب نوے(۹۰) سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے بلکہ دنیا میں اسیر اللہ (اللہ کا قیدی) کا لقب دیا جاتا ہے پھر وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔[9]

بوڑھے مسلمان کے فضائل: اس کے متعلق متعدد روایات ہیں چند احادیث فقیر یہاں عرض کرتا ہے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین علامتیں دور فرماتا ہے۔(۱) جنون (۲) جُذام (۳) برص۔[10]

اور جب پچاس سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر گناہ ہلکے کر دیتا ہے۔ جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے اپنی طرف رجوع کی توفیق بخشتا ہے، جب ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے ملائکہ محبت کرتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس سے اہلِ سماء (آسمان والے) محبت کرتے ہیں۔ جب وہ اسی(۸۰) سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی نیکیاں ثابت رکھتا ہے اور ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ جب نوے(۹۰) برس کا ہو جاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کا نام زمین پر اسیر اللہ (اللہ کا قیدی) رکھا جاتا ہے اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔[11]

بغوی کی روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اس کے گھر والوں کے لئے شفیع (شفاعت کرنے والا) بنائے گا۔

---

[9]) یہاں تک کا مضمون روح البیان، سورہ نحل سے تلخیص ہے۔ حوالہ مندرجہ ذیل ہے۔ (روح البیان، سورة النحل: 70، 5/ 55، دار الفكر - بيروت)

[10])(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الموت وأحوال تقع بعده من قسم الأقوال، الباب الرابع: في فضيلة طول العمر ولواحق، الكتاب الفصل الأول: في فضيلة طول العمر، 670/15، الحديث42664، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م

[11])(جامع الأحاديث، حرف الهمزة، مسند أنس بن مالك خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم، 185/33، الحديث36029، طبع على نفقة: د حسن عباس زكى)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الموت من قسم الأفعال، باب في الدفن وأمور تقع بعده، فصل في طول العمر، 763/15، الحديث43002، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو میں اسے تین بلاؤں سے عافیت دیتا ہوں۔ (۱) جنون (۲) جذام (۳) برص۔[12]

اور جب وہ پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو میں اس کا حساب آسان کر دوں گا، اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو میں اس کے دل میں رُجوع الی اللہ (اللہ کی طرف لوٹنے) کی محبت ڈال دیتا ہوں۔ اور جب ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے ملائکہ کرام محبت کرتے ہیں۔ اور جب وہ اسی (۸۰) سال کا ہو جاتا ہے تو میں اس کی نیکیاں لکھتا ہوں اور اس کی برائیاں مٹا دیتا ہوں۔ اور جب وہ نوے (۹۰) سال کا ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: یہ زمین میں اَسیر ُاللہ (اللہ کا قیدی) ہے، اور میں اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہوں، اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی شفاعت (سفارش) کرے گا۔[13]

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے اور یہی انسان کی اصل عمر ہے تو اسے اللہ تعالیٰ تین بلاؤں سے امان دیتا ہے۔ (۱) جنون (۲) جُذام (۳) برص۔

اور جب وہ پچاس سال کا ہو جاتا ہے اور یہی "الدَّہر" (عمر کا درمیانی و پختہ زمانہ) ہے، اللہ تعالیٰ اس پر حساب آسان کرے گا۔ اور جب بندہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو یہ قوت و طاقت کا انسان سے روگردانی (زوال کی ابتدا) ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف اُن امور کی طرف رجوع کراتا ہے جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔

جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے تو یہ حُقُب (طویل مدت کا زمانہ) کا دور ہے، تو اس سے ملائکہ کرام محبت کرتے ہیں۔

جب وہ اسی (۸۰) سال کا ہو جاتا ہے تو یہی خوف کا دور ہے، تو اس کی نیکیاں ثبت (لکھی اور مضبوط) کی جاتی ہیں اور گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

جب وہ نوے (۹۰) سال کا ہو جاتا ہے یہ فُقد (گمشدگی) کا دور ہے تو اسکے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی سفارش کرے گا اور آسمان والے اس کا "اَسِیرُاللہ" نام رکھتے ہیں۔ جب وہ سو (۱۰۰) سال کا ہو جاتا ہے تو زمین پر اس کا حبیب اللہ نام رکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اپنے حبیب کو عذاب نہ دے۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بوڑھا ایسا نہیں جس نے زندگی اسلام میں چالیس سال گزاری، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے جنون، جذام (کوڑھ)، اور برص (سفید داغوں کی بیماری) دفع فرما دیتا ہے۔ جب وہ پچاس سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا نرم حساب لے گا۔ جب وہ ساٹھ سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف رجوع (توبہ، عبادت) کی توفیق بخشتا ہے۔ جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب وہ اسی (۸۰) سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول فرما لیتا ہے اور برائیوں سے درگزر فرماتا ہے۔ جب وہ نوے (۹۰) سال کا ہو جاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اور وہیں پر اس کا نام "اللہ کا قیدی" رکھ دیا جاتا ہے، اور قیامت میں اس کے گھر والوں کے لیے اس کی شفاعت (سفارش) قبول فرمائی جاتی ہے۔[14] (کتاب الزہد میں امام بیہقی نے روایت کیا)

---

12) جذام: گوشت کے گلنے، سُن پن اور اعضا کے زائل ہونے کی بیماری برص: صرف جلد کے رنگ کی تبدیلی، بغیر گوشت کے گلنے کے۔ (س رضا)

13) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الموت من قسم الأفعال، باب في الدفن وأمور تقع بعده، فصل في طول العمر، 15/763، الحديث 43003، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

14) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الموت من قسم الأفعال، باب في الدفن وأمور تقع بعده، فصل في طول العمر، 15/763، الحديث 43002، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

(۵)ابو یعلیٰ نے مرسلاً(اصطلاح اصول حدیث) روایت کیا کہ جب تک بچہ بالغ نہیں ہوتا اس وقت اس کی نیکیاں اس کے والدین کے نام لکھی جاتی ہیں اور اس کی برائیاں نہیں لکھی جاتیں اور نہ ہی اس کے والدین کے نام اس کی برائیاں لکھی جاتی ہیں۔ جب وہ بالغ ہوتا ہے تو پھر اس پر قلم کا اجراء ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کی حفاظت کے ساتھ اس کی رہبری کرتے ہیں جب وہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی ترتیب وہی ہے جو اوپر کی روایات میں مذکور ہو چکی ہے۔ [15]

فائدہ: اوپر کی روایات کے شواہد یہ ہیں۔

(۱)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس اُمت مصطفویہ(علی صاحبھا الصلوۃ والسلام) میں ہے کہ جو اسی ۸۰ سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی اللہ تعالی کے ہاں پیشی نہ ہوگی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو۔ [16] (رواہ ابن حبان)

(۲)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "اَحْسَنِ تَقْوِیْمٌ" کی تفسیر میں فرمایا کہ انسان تخلیق میں سب سے زیادہ مُعتَدِلُ ہے۔ "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ" سے مراد ہے کہ اسے رَذِیل ترین عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے، اور غیر ممنون(بے حساب) بھی غیر منقوص(بے عیب) ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ جب مؤمن ارذل العمر(انتہائی کمزور اور پست عمر) تک پہنچتا ہے تو وہ نیک عمل جو جوانی میں کرتا تھا تو اب اسے ان اعمالِ صالحہ کا اجر دیا جائے گا جو جوانی اور صحت میں کرتا تھا۔ اور اسے اب بڑھاپے میں ایسے کام نقصان نہ دیں گے اور نہ ہی اس کی خطائیں لکھی جائیں گی۔ [17] (اسناده صحيح)

فائدہ: متقدمین میں اس حدیث کی شہرتِ دلیل وہ اشعار ہیں جو حسن بن ضحاک نے بیان فرمائے ہیں:

أَنَا فِي الثَّمَانِينَ وَفَيْتُهَا... وَعِنْدِي قَبُولٌ وَلَمْ أَعْتَذِرْ

وَقَدْ رُفِعَ اللهُ أَقْلَامَهُ... عَنِ ابْنِ ثَمَانِينَ دُونَ الْبَشَرِ

وَإِنِّي لَمِنْ أَسْرَاءِ اللهِ... فِي الْأَرْضِ نَصْبُ صُرُوفِ الْقَدَرِ

فَإِنْ يَقْضِ لِي عَمَلًا صَالِحًا... أَثَابَ وَإِنْ يَقْضِ شَرًّا غَفَرَ

وَلَهُ أَيْضًا: أَصْبَحْتُ مِنْ أَسْرَاءِ اللهِ مُحْتَسِبًا... فِي الْأَرْضِ تَحْتَ قَضَاءِ اللهِ وَالْقَدَرِ

إِنَّ الثَّمَانِينَ إِذْ أَوْفَيْت عِدَّتَهَا... لَمْ تَبْقَ بَاقِيَةٌ مِنِّي وَلَمْ تَذَرْ

قَالَ الْمُصَنِّفُ: يَا رَبِّ أَعْضَاءَ السُّجُودِ عَتَقْتَهَا... مِنْ فَضْلِكَ الْوَافِي وَأَنْتَ الْوَاقِي

---

15)(مسند أبي يعلى، مسند أنس بن مالك – رضي الله عنه –، عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري، عن أنس، 400/5، الحديث3677، دار الحديث – القاهرة، الطبعة: الأولى، 1434 هـ – 2013 م)

16)(جامع الأحاديث، حرف الميم، 117/20، الحديث21657، طبع على نفقة: د حسن عباس زكى)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الموت وأحوال تقع بعده من قسم الأقوال، الباب الرابع: في فضيلة طول العمر ولواحق الكتاب، الفصل الأول: في فضيلة طول العمر، 672/15، الحديث42672، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ – 1985 م)

17)(تفسير ابن أبي حاتم، سورة التين، الآيات 1 إلى 7، قوله تعالى: لقد خلقنا الإنسان في أحسن تقويم ثم رددناه أسفل سافلين، 3448/10، مكتبة نزار مصطفى الباز – المملكة العربية السعودية، الطبعة: الثالثة – 1419 هـ)

وَالْعِتْقُ يَسْرِي بِالْغِنَى يَا ذَا الْغِنَى... فَامْنُنْ عَلَى الْفَانِي بِعِتْقِ الْبَاقِي [18] (الخصال المکفرۃ صفحہ ۴۲،۴۳)

ترجمہ:

1. میں نے اسّی سال پورے کر لئے میرے لئے اللہ تعالی کے ہاں ہر نیکی قبول ہے اور برائی کی معذرت کی ضرورت نہیں۔
2. اللہ تعالی نے یہ نسبت دوسرے لوگوں کے اسّی سال والے سے قلم اٹھا لئے۔
3. زمین میں، میں اللہ تعالی کے قیدیوں سے ہوں اور اس حال میں ہوں کہ اس سے تقدیریں پھیر دی گئی ہیں۔
4. اگر مجھ سے نیکی سرزد ہو گی تو اللہ تعالیٰ اس کا مجھے ثواب بخشے گا اگر برائی کا ارتکاب کروں گا تو بخش دیا جائے گا۔

اسی حسن ابن الضحاک نے فرمایا:

5. اب میں زمین پر اللہ تعالی کے قیدیوں میں سے ہو گیا ہوں اللہ تعالی کی قضاو قدر (رضا) کے تحت قیدی ہوں۔
6. میں نے عمر کے اسّی سال پورے کر لئے میرے میں اب کوئی برائی باقی نہیں رہی اور نہ اس نے چھوڑی ہے یعنی معاف فرمادیا ہے۔

مصنف یعنی علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

7. اے رب تو نے اعضائے سجود کو آزاد کر دیا اپنے کامل فضل سے اور تو ہی بچانے والا ہے۔
8. اور آزادی غناء سے جاری ہوتی ہے اور غنا والے رب عتقِ باقی سے فانی (بندے) پر آزادی کا احسان فرما۔ (الخصال المکفرۃ صفحہ ۴۲،۴۳ ترجمہ اویسی)

بڑھاپے کے فضائل: مانا کہ بڑھاپا ایک عظیم مصیبت ہے لیکن اللہ تعالی نے اس کا اجر بھی عظیم سے عظیم تر بنایا ہے۔ لیکن وہ بڑھاپا بہت بڑی نعمت ہے جس کے اوقات اطاعتِ الٰہی میں بسر ہوں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی نے شرح الصدور میں ایک عنوان "طاعتِ الٰہی میں طویل العمر کا بیان" قائم کر کے مندرجہ ذیل احادیث تحریر فرمائی ہیں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس کی عمر لمبی ہو اور نیک عمل ہو۔ پھر پوچھا سب سے بُرا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی عمر بھی ہو، اور عمل برا ہو۔

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اور (امام) احمد (بن حنبل) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت کی۔

(۳) حضرت عُبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے سب سے اچھے آدمی کی خبر نہ دوں؟ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یارسول اللہ (ﷺ) آپ نے فرمایا کہ تم میں اسلام کی حالت میں جس کی عمر طویل ہو اور اچھے کام کرے۔

(۴) حضرت عوف بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کی عمر جب بھی لمبی ہو گی، اس کے لئے اچھا ہی ہو گا۔

---

[18] (الخصال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص109، شركة السلام العالمية، 1979م)

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قُضاعہ کے دو آدمی حضور (علیہ السلام) پر ایمان لائے، ان میں ایک تو شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا پھر مر گیا۔ طلحہ بن عبد اللہ کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ بعد میں مرنے والا شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔ صبح کو میں نے یہ واقعہ حضور ﷺ سے عرض کیا، آپ نے فرمایا: کیا اس نے اس کے بعد ایک رمضان کے روزے نہ رکھے تھے، اور سال بھر نیکیاں نہیں کی تھیں؟[19]

بڑھاپے کے فضائل میں ایک غلطی کا ازالہ: بڑھاپے کے فضائل جس قدر مذکور ہوئے ہیں یہ اس بوڑھے کے حق میں ہیں جس کی زندگی عبادت اور اطاعت ہی میں گذری۔

"احادیثِ مبارکہ"

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ،

فَإِذَا بَلَغَ الْمُؤْمِنُ أَرْذَلَ الْعُمُرِ وَكَانَ يَعْمَلُ فِي شَبَابِهِ عَمَلًا صَالِحًا كُتِبَ لَهُ الخ[20] (رواہ ابن مردویہ بسند صحیح)

یہ روایت گذشتہ صفحات میں مُفَصَّلْ (تفصیل کے ساتھ) گذری ہے۔

(۲) حدیث ابو ہریرہ میں بھی یہی فرمایا گیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

(۳) یونہی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت گذری اس کے علاوہ اور روایات میں۔

اسی طرح ہم امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح الصدور سے نقل کر آئے ہیں۔

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ[21] (رواہ احمد و مسلم والنسائی)

یعنی تین ایسے ہیں جن سے قیامت میں اللہ تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور نہ انہیں نظر شفقت سے نوازے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا، بوڑھا زانی، بادشاہ جھوٹا اور عَیَّال دار متکبر۔[22]

اور طبرانی کی روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ قیامت میں بوڑھے زانی اور بوڑھی زانیہ کو نظر شفقت سے نہیں نوازے گا۔[23]

فائدہ: یہ روایات جوانوں کو متنبہ فرماتی ہیں کہ جوانی کو غنیمت سمجھ کر عبادتِ الٰہی میں زندگی بسر کرنی چاہیے پھر بڑھاپا آ گیا تو سونے پر سہاگہ کا کام دے گا اور بوڑھوں کو سبق ہے کہ بڑھاپے میں بھی گناہوں سے بچنا چاہیے ورنہ پھر عذاب ہی عذاب ہو گا۔

---

[19] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب فضل طول الحياة في طاعة الله تعالى، ص14، رقم الحديث 1إلى6 دار المعرفة – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ - 1996م)

[20] (الدر المنثور، تفسير سورة التين، تفسير قوله تعالى والتين والزيتون، 512/15، مركز هجر، سنة النشر: 2003م – 1424هـ)

ترجمہ: پس جب مؤمن ارذل العمر (نہایت کمزور اور پست عمر) کو پہنچ جاتا ہے، اور وہ اپنی جوانی میں نیک اعمال کرتا رہا ہو، تو اس کے لیے (وہ نیک اعمال) لکھ دیے جاتے ہیں۔ (س رضا)

[21] (مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 480/2، الحديث9867، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

(صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف وبيان الثلاثة الذين لا يكلمهم الله يوم القيامة، 103/1، الحديث107، دار إحياء الكتب العربية)

(سنن النسائي، كتاب الزكاة، الفقير المختال، 86/5، الحديث2575، مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414هـ/ 1994م)

[22]) ایک ایسا شخص جس کے ذمے خاندان کی ذمہ داری ہو لیکن وہ اپنی دولت، عہدے یا خاندانی پس منظر کی وجہ سے مغرور اور متکبر ہو۔ (س رضا)

[23] (المعجم الأوسط، باب الميم، من بقية من أول اسمه ميم، موسى بن سهل أبو عمران الجوني، 184/9، الحديث8396، مكتبة المعارف، سنة النشر: 1405هـ/ 1985م)

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس کی چالیس سال عمر ہو جائے اور وہ اپنے اوپر شر سے خیر کو غالب نہیں بنا سکا تو وہ خود کو جہنم کے لئے تیار رکھے۔

رَوَاهُ الْأَزْدِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشَارَ إِلَيْهِ الْخَطِيبُ [24]

(فتاوی حدیثیہ، صفحہ ۲۵)

فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ جوانی میں انسان خود کو نیکیوں میں مصروف رکھے ورنہ چالیس سال کے بعد اگر برائی کی رفتار وہی رہی جسے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا: چهل سال عمرت عزیزت گذشت مزاج تو از حالِ طفلی نه گشت [25]

ترجمہ: تیری عمر عزیز کے چالیس سال گذر گئے لیکن تیرا مزاج بچپن کا نہ بدلا۔ پھر اس کا انجام جہنم ہی ہے۔ (معاذ اللہ)

(۳) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں بوڑھے زانی کی طرف نظر شفقت نہ فرمائے گا۔ [26]

وہ اسی لئے ہے کہ بوڑھا آدمی باوجود یہ کہ قوت و طاقت کے لحاظ سے بالکل فارغ ہے۔ لیکن نفس و شیطان کی شرارت سے زنا کی خواہش میں جوانوں سے زیادہ بے باک ہوتا ہے، اور وہ بلا وجہ زیادہ سے زیادہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ بوڑھا آدمی خصوصیت سے اس غلطی سے بچنے کا اہتمام فرمائے تو عذابِ خداوندی سے بچ جائے گا ورنہ مشکل ہے۔

بڑھاپے کا برا حال: حضرت علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ساٹھ سال کے اندر، بیماریوں کے جھٹکوں میں ہوتا ہے۔ یعنی کوئی نیک عمل کرنے کے لائق نہیں ہوتا اپنے مقاصد کے حصول سے عاجز ہوتا ہے اور اجل (موت) سر پر سوار نظر آتی ہے۔ اس لئے نوجوانوں پر لازم ہے کہ عبادت میں سستی نہ کریں اور نہ ہی عبادت میں خلل کو گھسنے دیں۔

جوانی نعمت ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: أُوصِيكُمْ بِالشُّبَّانِ خَيْرًا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، أَلَا وَإِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، فَخَالَصَنِي الشُّبَّانُ وَخَالَفَنِي الشُّيُوخُ

یعنی میں تمہیں نوجوانوں کے لئے خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ تین بار تاکید فرمائی، اس لئے بعض نوجوان رقیق القلب (نرم دل والے) ہوتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے شاہد (گواہ) و مبشر (خوشخبری سنانے والا) و نذیر (ڈر سنانے والا) بنا کر بھیجا ہے، ابتدائے اسلام میں میری مدد اکثر نوجوانوں نے کی اور اکثر بوڑھوں نے مخالفت۔

خِضاب (کالا رنگ) کی مُمَانَعَت: رسولِ اکرم ﷺ نے بوڑھوں کی تعریف فرمائی کہ جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا اسے اس کے سفید بالوں کے عوض نور نصیب ہوگا بشر طیکہ وہ سفید بالوں کو سیاہ خضاب (کالا رنگ) نہ لگائے اور نہ انہیں اکھیڑے۔

فائدہ: بعض لوگ بڑھاپے کو چھپانے کے لئے خضاب (کالا رنگ) لگاتے ہیں حالانکہ سیاہ خضاب (کالا رنگ) غازیوں کے سوا سب کے لئے حرام ہے۔ [27]

---

[24] (الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي، وسئل: نفع الله به عن خبر من بلغ الأربعين ولم يغلب خيره ، ص208، دار الفكر)

[25] "کریما" از سعدی شیرازی

[26] (صحيح مسلم ،كتاب الإيمان، باب تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف وبيان الثلاثة الذين لا يكلمهم الله يوم القيامة، 103/1، الحديث107،دار إحياء الكتب العربية)

(مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 480/2، الحديث9867، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

[27] یہاں تک کا مضمون روح البیان سے تلخیص ہے۔ (روح البيان، سورة الروم: 54، 7/ 57، دار الفكر – بيروت)

غازیوں کے لئے اس لئے حلال ہے کہ وہ دشمنوں کو ہیبت ناک نظر آئیں گے (یہ اس وقت تھا جب جنگ آمنے سامنے ہوتی تھی اب گولہ باری و دیگر آلات سے جنگ ہوتی ہے، آمنے سامنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ہاں اب قوت وہنر کی ضرورت ہے لیکن میرے زمانے کے علماء کا غازی ہونا کچھ اور طریقے کا ہے)۔اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "**سیاہ خضاب**"میں دیکھئے۔

مسئلہ: خضابِ سرخ جیسے مہندی اور زرد خِضاب کا استعمال مستحب ہے۔[28] یہ علیحدہ بات ہے کہ اگر اللہ تعالی کسی میں بڑھاپا نہ آنے دے تو اس پر بڑھاپا آہی نہیں سکتا جیسا کہ بہت سے بوڑھوں یعنی سن رسیدہ لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ان پر بڑھاپے کا اثر محسوس نہیں ہوتا لیکن تعجب ہے کہ میرے دور میں بہت سے بوڑھے علماء خضاب لگا کر اپنے لئے غازی بننے کی ایک ایسی علّت (سبب) بتاتے ہیں جسے لکھنے یا بتانے سے مجھے شرم آتی ہے۔

اللہ تعالی نفس کی شرارت سے بچائے۔آمین

بے مثل بشر ﷺ: نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر بشری امر (انسانی معاملات) میں بے مثل بنایا۔کُتبِ سیَر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تریسٹھ برس کی عمر کے باوجود سر اور داڑھی مبارک میں چند سفید بال تھے[29]،اس کے متعلق مزید تفصیل آتی ہے۔(ان شاءاللہ)

رسول اللہ ﷺ نے بوڑھوں کو جوانی دی: رسول پاک ﷺ کے دستِ اقدس کی برکت نے بہت سے صحابہ کو بعض اوصاف میں بڑھاپے کے قریب نہ جانے دیا۔چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱)حضرت عمرو بن تغلب کے چہرے اور سر پر حضور ﷺ نے ہاتھ مبارک پھیرا انہوں نے سو سال کی عمر پائی اور سر کے وہ بال جن کو رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے چھوا وہ سفید نہ ہوئے۔[30]

(۲)حضرت یزید بن قنافہ طائی حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ گنجے تھے، آپ نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک رکھا تو اسی وقت بال اُگ آئے۔اس لئے ان کا لقب "ہلب" (بسیار مو) تھا۔[31]

(۳)یسار بن ازیہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا۔حضرت یسار کی صاحبزادی عمیرہ فرماتی ہیں کہ میرے باپ کے بال عمر بھر سفید نہ ہوئے۔[32]

---

28)عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

(سنن الترمذي، كتاب اللباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الخضاب، 4/ 204، الحديث1753، دار الكتب العلمية)

ترجمہ:"بیشک بہترین چیز جس سے تم ان سفید بالوں (بڑھاپے) کو بدلتے ہو، وہ مہندی اور کتم (ایک خاص بوٹی) ہے۔"(ن اُویسی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا، قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكِتْمِ، فَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ

(سنن الترمذي، كتاب اللباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الخضاب، 4/ 86، الحديث4211، دار الكتب العلمية)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے مہندی لگائی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا:"یہ کتنا اچھا ہے"۔پھر ایک اور شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم لگایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:"یہ اس سے بھی اچھا ہے"۔پھر ایک اور شخص گزرا جس نے زرد خضاب لگایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:"یہ ان سب سے بہتر ہے"۔(ن اُویسی)

29)(شرح مختصر الشمائل المحمدية، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، ص18، طبع على نفقة: وقف الشيخ إبراهيم بن حمد الوقيصي، الطبعة: الأولى، 1441 هـ - 2020 م)

(مسند أبي يعلى، مسند أنس بن مالك - رضي الله عنه - ، ربيعة الرأى، عن أنس، 373/5، الحديث3642، دار الحديث – القاهرة، الطبعة: الأولى، 1434 هـ - 2013 م)

30)(الخصائص الكبرى، باب الشعر الذي وضع يده الكريمة عليه فلم يشب، 139/2، دار الكتب العلمية - بيروت)

31)(الإصابة في تمييز الصحابة، الهاء بعدها اللام، 9012- الهلب الطائي، 432/6، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى - 1415هـ)

32)(الإصابة في تمييز الصحابة، الياء بعدها السين، 9352- يسار بن الأطول، 533/6، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى - 1415هـ)

(۴)حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو ان کی سو سال عمر ہوئی لیکن ہاں بال سفید نہ ہوئے۔[33]

(روح البیان)

بلکہ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر شکن تک نہ آئی۔[34] (حجۃ اللہ علی العالمین)

(۵)حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں ایک جگہ کھڑا تھا کہ ادھر سے حضور اکرم ﷺ کا گذر ہوا آپ نے فرمایا تو کون ہے؟ میں نے عرض کی سائب بن یزید ہوں۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ برکت دے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ میرے بال کالے سیاہ رہے۔[35] (خصائص کبری جلد ۲، ص ۸۲)

(۶)امام طبرانی و ابن سکن مالک بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنا دستِ اقدس میرے سر اور داڑھی پر پھیرا جس کا اثر یہ ہوا کہ میں بوڑھا ہو گیا سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے مگر وہ بال جن پر دستِ اقدس پھیرا گیا تھا کالے ہی رہے۔[36] (حجۃ اللہ صفحہ ۴۳۷)

(۷)امام بیہقی حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بوڑھے یہودی نے حضور کے موئے مبارک بطور تبرّک حاصل کئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "اللهم جمله فأسود شعره" یعنی الٰہی اس کو زینت دے۔ حضور ﷺ کے فرمانے سے اس کے سفید بال کالے ہو گئے۔[37] (خصائص کبری جلد ۲، ص ۸۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ: آپ نے حضور ﷺ کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا تو حضور ﷺ نے خوش ہو کر یہ دعا دی کہ

"لَا يُفَضِّضِ اللهُ فَاكَ"[38] یعنی اللہ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔(مواہب لدنیہ جلد ۱، صفحہ ۱۷۷)

نابغه الجعدی رضی اللہ عنہ: آپ نے حضور نبی پاک ﷺ کے روبرو ایک طولانی (لمبا) قصیدہ پڑھا جس کے شعر قریب دو سو کے تھے جب وہ ان شعروں پر پہنچے:

وَلَا خَيْرَ فِي حِلْمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ... بَوَادِرُ تَحْمِي صَفْوَهُ أَنْ يُكَدَّرَا

وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ... حَكِيمٌ إِذَا مَا أَوْرَدَ الْأَمْرَ أَصْدَرَا

یعنی حِلم (بردباری) میں کچھ خیر نہیں، اگر اس کے ساتھ حِدّتِ غضب (غصے کی شدت) نہ ہو جو اس کے صافی (خلوص) کو مُکدّر (آلودہ) ہونے سے بچائے۔ اور علم میں بھی کچھ خیر نہیں، اگر علم والا ایسا حلیم (بردبار) نہ ہو کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اپنے آپ کو مُہلکات (ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں) سے روکے۔

---

33)(الخصائص الكبرى،باب الشعر الذي وضع يده الكريمة عليه فلم يشب، 139/2، دار الكتب العلمية - بيروت)

34)(الخصائص الكبرى،باب الشعر الذي وضع يده الكريمة عليه فلم يشب، 139/2، دار الكتب العلمية - بيروت)

(حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، الفصل الثاني: في تبديل الأعيان والأخلاق والصفات بركته ﷺ، 315/2، دار الكتب العلمية – بيروت، 2015م)

35)(حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، الفصل الثاني: في تبديل الأعيان والأخلاق والصفات بركته ﷺ، 314/2، دار الكتب العلمية – بيروت، 2015م)

(الخصائص الكبرى،باب الشعر الذي وضع يده الكريمة عليه فلم يشب، 138/2، دار الكتب العلمية - بيروت)

36)(حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، الفصل الثاني: في تبديل الأعيان والأخلاق والصفات بركته ﷺ، 315/2، دار الكتب العلمية – بيروت، 2015م)

37)(حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، الفصل الثاني: في تبديل الأعيان والأخلاق والصفات بركته ﷺ، 315/2، دار الكتب العلمية – بيروت، 2015م)

(الخصائص الكبرى،باب الشعر الذي وضع يده الكريمة عليه فلم يشب، 140/2، دار الكتب العلمية - بيروت)

38)(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،النوع السابع:من عبادته في ذكر نبذة من أدعيته وأذكاره وقراءته صل الله ، دعاؤه صلي الله عليه وسلم لبعض الصحابة ولغيرهم، 486/4، المكتب الإسلامي، الطبعة الثانية مزيدة ومنقحة 1425هـ_2004م .)

تو حضور ﷺ نے سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کی مہر کو نہ توڑے یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے۔

انعام نمبر ۲: راوی کہتے ہیں کہ جعدی نے باوجود یہ کہ سو برس یا دو سو برس سے زیادہ عمر پائی مگر ان کے دانت سب اچھے تھے اور جب کوئی دانت ان کا گرتا تو اس کی جگہ ایک نیا دانت نکل آتا۔

فائدہ: کرز بن اسامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے نابغہ کے دانت دیکھے اولوں (برف) سے زیادہ سفید تھے یہ اثر حضور ﷺ کی دعا کا تھا۔[39]

ازالہ وھم: اگرچہ جس مضمون پر حضور ﷺ نے خوش ہو کر دعا دی، وہ ایک عام بات ہے کہ علم کے ساتھ حلم ہونا چاہیے۔ لیکن چونکہ صحابہ کرام پر یہ بات ظاہر تھی کہ جیسے حضور ﷺ میں عَلٰی وَجْهِ الْكَمَالِ (کمال کے اعلیٰ درجے پر) یہ صفات ظاہر ہوتی ہیں، دوسروں سے اس درجے پر ظاہر ہو ہی نہیں سکتیں، اس لیے شاعر نے گو صراحتاً (صاف طور پر) مِصداقِ (جس پر بات صادق آئے) معین نہ کیا، لیکن مقصود اس سے توصیفِ حضور ﷺ ہی کی تھی، جس کو حسبِ قولِ مشہور: الْكِنَايَةُ أَبْلَغُ مِنَ الصَّرَاحَةِ (کنایہ صراحت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے) پیرایۂ حکمت میں بیان کیا۔

الغرض ان دونوں شعروں میں رسولِ اکرم ﷺ کی نعت ایسے طور پر ہوئی ہے کہ گویا ان صفات میں حضور ﷺ کا کوئی شریک نہیں، یعنی کوئی ہم پلہ (برابر کا) نہیں۔ یاد رہے یہ حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ شعرائے مُخضرَم (مجلس) میں ایک ممتاز شاعر تھے۔ بارگاہِ رسول اللہ ﷺ میں نعت سنا کر انعام پایا۔ انعام کا اجمال اوپر مذکور ہوا، تفصیل آگے آتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ قصیدہ نعتیہ میں جب نعت کے یہ دو شعر حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ نے پڑھے:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ إِذْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ ... وَيَتْلُو كِتَابًا كَالْمَجَرَّةِ نَيِّرًا

بَلَغْنَا السَّمَاءَ مَجْدُنَا وَسَنَاءُنَا ... وَإِنَّا لَنَرْجُو فَوْقَ ذٰلِكَ مَظْهَرًا [40]

یعنی میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس حاضر ہوا جب کہ آپ ہدایت لے کر آئے اور ایسی کتاب پڑھتے ہوئے جو کہکشاں کی طرح درخشاں و تاباں ہے ہم نے اپنی بزرگی و کرامت کو آسمان جیسی بلندی تک پہنچا دیا اور ہم آئندہ اس سے بھی بڑھ کر ترقی کی آس لگائے ہوئے ہیں۔

تو آپ نے پوچھا اے ابو لیلیٰ! اس سے آگے کہاں؟ کہا: جنت میں۔ فرمایا: ان شاء اللہ اور پھر اس کے لئے دعا فرمائی اللہ تمہارے چہرے کو کبھی رسوا نہ کرے۔

فائدہ: حضرت نابغہ کی نعت خوانی سے دارین سنور گئی مثلاً: (۱) چہرہ روشن، (۲) نِت نئے دانت۔ ان دونوں کی قدر و منزلت ان سے پوچھئے جو ان دونوں نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں پھر بے بہا دولت خرچ کرنے پر بھی بڑھاپے میں وہ چہرے کی رونق اور نِت نئے رنگ اور قوت نصیب نہیں ہوتی جو حضرت نابغہ

---

[39])(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،النوع السابع:من عبادته في ذكر نبذة من أدعيته وأذكاره وقراءته صل الله ، دعاؤه صلي الله عليه وسلم لبعض الصحابة ولغيرهم، 4/486، المكتب الإسلامي، الطبعة الثانية مزيدة ومنقحة 1425هـ۔2004م .)

[40])(الإصابة في تمييز الصحابة، حرف النون، القسم الأول، 6/ 221، دار الكتب العلمية ۔ بيروت، لبنان)

(الإصابة في تمييز الصحابة، باب الأفراد في النون، 1373 ۔ النابغة الجعدي، 4/ 99، دار الكتب العلمية ۔ بيروت، لبنان)

رضی اللہ عنہ کو عطا ہوئی۔(۳) جیتے جی جنت نصیب۔اس اخروی نعمت کی قدر و منزلت ان سے پوچھئے جو عبادت کی ریاضت اور ہزاروں بار ماتھے رگڑنے کے باوجود بھی مایوس رہتے ہیں۔

کعب بن زُهیر رضی اللہ عنہ: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ كَعْبَ بْنَ زُهَيْرٍ فَلْيَقْتُلْهُ "

یعنی جو بھی کعب کو ملے اسے قتل کردے۔

حضرت کعب کا بھائی مسلمان ہو چکا تھا مجمع میں حاضر تھا جب اس نے تہدیدی(غضبناک)فرمان سنا تو اسے بھائی کی جان ،خطرہ میں محسوس ہوئی زمین با وجود اپنی کشادگی کے اب کعب کے لئے تنگ ہو چکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجلس نبوت کی پوری روئداد سے کعب کو مطلع کیا اور لکھا کہ اپنی جان عزیز کی بقا چاہتے ہو تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ مدینہ طیبہ چلے آؤ اور دامن نبوت سے وابستہ ہو جاؤ۔ رحمۃللعالمین عالم پناہ بارگاہ اقدس کے سوا اب پوری دنیا میں تمہارے لئے کوئی جائے پناہ کافی نہیں ہے سچ ہے۔

جہاں میں نہ کہیں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی　　　میرے جرم خانہ خراب کو تیرے تیرے عفو بندہ نواز میں

(حضرت) کعب، مشفق بھائی کا ناصحانہ(خیر خواہی پر مبنی) پیغام سن کر عازم مدینہ منورہ(مدینہ کی طرف ارادہ کرنے والے) ہوئے۔ راتوں کو چلتے، دنوں کو چھپتے، بالآخر بارگاہِ رسالت میں شرفِ باریابی(حاضری کی سعادت) حاصل کی اور رسولِ خدا ﷺ سے عرض پرداز(عرض کرنے والے) ہوئے:

یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کی رحمت والفت(مہربانی وشفقت) کی پاکیزہ چھینٹوں(قطروں) سے کعب بن زہیر جیسا اشتہاری مجرم بھی سیراب ہو سکتا ہے؟ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو کیا اس کے اس ناقابلِ بخشش جرم کی گزشتہ گستاخیاں نافرمانیاں اور بے ادبیاں معاف ہو سکتی ہیں؟

رحمۃللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں۔ اسلام کا آبِ رحمت(رحمت کا پانی) نوش کرنے کے بعد زندگی کی تمام تاریکیاں(اندھیرے) اور کثافتیں(گندگیاں) دور ہو جاتی ہیں۔ زبانِ نبوت کے یہ الفاظ(حضرت) کعب کے لیے آبِ حیات(زندگی بخشنے والا پانی) ثابت ہوئے۔ [41]

سوال: تم کہتے ہو بڑھاپا اللہ تعالی لاتا ہے لیکن ذیل کے شعر میں زمانے کی گردش کو بتایا ہے۔ چنانچہ کہا:

أَشَابَ الصَّغِيرَ وَأَفْنَى الْكَبِيرَ ... كَرُّ الْغَدَاةِ وَمَرُّ الْعَشِيِّ

ترجمہ: بچوں کو جوان کیا اور بوڑھوں کو مار دیا صبح و شام کی آمد و رفت نے۔

جواب: یہ اسنادِ مجازی ہے۔ [42]

حکایت: سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ نے اپنا چہرہ آئینے میں دیکھ کر فرمایا کہ افسوس بال تو سفید ہو گئے لیکن عیب نہ گیا، نہ معلوم آگے کیا ہونا ہے؟

يَا عَامِرَ الدُّنْيَا عَلَى شَيْبِهِ ... فِيكَ أَعَاجِيبُ لِمَنْ يَعْجَبُ

مَا عُذْرُ مَنْ يُعَمِّرُ بُنْيَانَهُ ... وَجِسْمُهُ مُسْتَهْدَمٌ يَخْرَبُ [43]

---

41)(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، تابع كتاب المغازي، هدم صنم طيء، 4/ 56، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ – 1996 م)

42) اِسنادِ مجازی وہ ہے جس میں فعل یا صفت کو اس کے حقیقی فاعل کے بجائے کسی سبب، زمان، مکان، آلہ یا محل کی طرف منسوب کر دیا جائے، جبکہ کوئی قرینہ موجود ہو جو حقیقی اسناد کے ارادے کو روکے۔(س رضا)

43)(روح البيان، سورة الروم: آية54، 7/ 57، دار الفكر – بيروت)

ترجمہ: اے بڑھاپے میں دنیا کو آباد کرنے والے! تیرے اوپر تعجب والے تعجب کر رہے ہیں۔ اس کے ہاں کیا عذر ہے، جو مکان تو تعمیر کر رہا ہے لیکن اس کا جسم مٹی میں مل کر مٹی ہو جائے گا۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ علیہ: شیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا:

کنون باید ای خفته بیدار بود...چو مرگ اندر آرد زخو ابت، چه سود؟

چوشیبت درآمد بروی شباب ... شبت روزشد دیده برکن زخواب

من آن روزبرکندم ازعمرامید...که افتادم اندرسیاهی سپید

دریغا که بگذشت عمرعزیز... بخواهد کذشت این دمی چند نیز

فرورفت جم را یکی نازنین ... کفن کرد چون کرمش ابریشمین

بدخمه درآمد پس از چند روز... که بروی بگرید بزاری وسوز

چو پوشیده دیدش حریرکفن ... بفکرت چنین کفت با خویشتن

من ازکرم برکنده بودم بزور... بکندند ازوبازکرمان کور[44]

ترجمہ:

(۱) اے سونے والے! اب تجھے بیدار ہونا چاہیے ورنہ جب تجھے موت نے جگایا تو پھر کیا فائدہ۔

(۲) جب چہرے پر بڑھاپا آگیا تیری رات گئی دن آگیا اب تو نیند سے آنکھ کھول۔

(۳) میں تو زندگی سے اس وقت ہاتھ دھو بیٹھا ہوں جب میرے سیاہ بال سفید ہوئے۔

(۴) افسوس تیری پیاری زندگی گزر گئی اور یہ باقی چند لمحات بھی گزر جائیں گے۔

(۵) جمشید کا ایک لڑکا مر گیا اس نے اسکا کفن ریشم کا تیار کرایا۔

(۶) چند دنوں کے بعد اسکی قبر کھود کر خیال کیا کہ اسے دیکھ کر خوب آنسو بہائے۔

(۷) جب اس کا کفن بوسیدہ دیکھا تو فکر میں ڈوب کر کہا۔

(۸) میں نے تو اسے (ریشم کے) کیڑے سے بڑی مشقت سے چھینا تھا (تاکہ کفن بناؤں)، لیکن آج قبر کے اندھے کیڑوں نے اسے اس (میت) سے واپس چھین لیا۔

فوائد علمی: سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ۱۲ سال تک انسان کو صبی (بچہ) کہا جاتا ہے، ۱۴ سال تک غلام کہلاتا ہے، ۳۶ سال تک اسے نوجوان کہا جاتا ہے، ۴۸ سال تک جوان پھر ۶۰ سال تک ادھیڑ عمر پھر ۸۰ سال تک بوڑھا اس کے بعد تا آخر کہن سال پیر مرد۔

پند نامہ شیخ سعدی رحمہ اللہ علیہ: روح البیان میں ہے کہ حضرت شیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا:

طرب نوجوان زپیر مجوی ... که دکرناید آب رفته بجوی

زرع را چون رسید وقت درو... نخرامد چنانکه سبزه نو

---

44) (سعدی، بوستان، باب نہم در توبہ وراہ صواب ، بخش ۵- حکایت در معنی ادراک پیش از فوت)

(روح البيان، سورة الكهف: 43إلى48، 5/ 250، دار الفكر - بيروت)

ترجمہ: نوجوان کی خوشی کی باتوں کو بوڑھے سے مت تلاش کر، اس لئے نہر کا گیا ہوا پانی واپس نہیں آتا۔ کھیتی کے کاٹنے کا وقت جب پہنچتا ہے تو وہ نئے سبزے کی طرح نہیں ہوتی۔

اور فرمایا:

چودوران عمر از جہل درکذشت ... مزن دست و پاکاب از سر کذشت

بسبزی کجا تازہ کردد دلم ... کہ سبزی نخواھد دمید از کلم

تفرج کنان درھوا وھوس ... کذشتیم بر خاك بسیار کس

کسانی کہ دیکر بغیت اندرند ... بیایند وبر خاك ما بگذرند

دریغا کہ فصل جوانی کذشت ... بلہو ولعب زندکانی کذشت

چہ خوش کفت با کودك آموزکار... کہ کاری نکردیم وشد روزکار[45]

ترجمہ: (۱) جب دور زندگی چالیس سال سے گزر جائے تو ہاتھ پاؤں مت مار کیونکہ اب پانی سر سے گزر گیا۔

(۲) سبزی سے میرا دل کب تازہ ہو سکتا ہے اس لئے کہ میری مٹی سے اب سبزی پیدا نہ ہو سکے گی۔

(۳) لوگوں کی قبور پر ہنسی و مذاق کرتے ہوئے ہم گزرے۔

(۴) جو ابھی پیدا نہیں ہوئے وہ بھی ایسے ہی ہماری قبروں سے گزریں گے۔

(۵) افسوس کہ جوانی کی بہار گزر گئی۔ لہو و لعب میں زندگی گزر گئی۔

(۶) استاد نے لڑکے سے کیا خوب فرمایا کہ ہم نے کوئی کام نہ کیا اور ہمارا وقت گزر گیا۔

بوڑھوں کو خیر خواہانہ مشورہ: سیدنا نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کے خلیفہ اعظم یوسف گدار حمۃ اللہ علیہ نے تحفہ نصائح میں بوڑھوں کو بہترین اصول بتاتے ہیں جن پر عمل کرنے سے بڑھاپا خیر سے گذرتا ہے اور آخرت سنورتی ہے فقیر وہ نصائح عرض کرتا ہے۔

"بڑھاپے اور جوانی کے بیان میں"

(۱) چون درچہل عمرت رسد کاہل نشینی یکدمی *بگذار عصیاں ہم گنہ طاعت عبادت بیشتر

یعنی جب تیری عمر چالیس سال کو پہنچے تو بالکل مست ہو کر نہ بیٹھ۔ گناہ چھوڑ اور بہت زیادہ عبادت کر۔

(۲) گر تو نباشی این چنین بر عکس بکنی کارہا *طاعت کم و عصیاں بیں بسی شو ساختہ بہر سقر

یعنی اگر بڑھاپے میں بھی گناہوں میں مبتلا رہا اور عبادت نہ کی اور گناہ بہت زیادہ کرتا رہا تو پھر تو اپنی جگہ دوزخ میں سمجھ۔

(۳) غالب حیات آدمی از شصت تا ھفتاد داں* کردی بیازی ثلث گم ثلثے زمستی بے خبر

یعنی آدمی کی عمر زیادہ سے زیادہ ساٹھ یا ستر سال ہوتی ہے تہائی عمر تو نے بچپن میں کھیل کود سے تہائی جوانی میں گنوادی۔

---

45)(روح البیان، سورۃ الحج: 5، 6/ 7، دار الفکر - بیروت)

(۴)ثلثے که ماند آخریں دروے بداں آفت بلا *گه باد گیر دوست و پا صد بارروزے درد سر

یعنی تیسری تہائی بڑھاپے کی ہے یہی تیرے لئے آفت وبلا ہے کبھی تیرے ہاتھ پاؤں بیماری سے کمزور کبھی سر کا درد وغیرہ۔

(۵)صحت نیابی یکدمی درد و بلا درھرزماں* شبہا نیاید خواب خوش فریاد بکنی تا سحر

یعنی کبھی صحت نہ پاؤ گے ہر لمحہ درد و مصیبت ہو گی۔ بہت سی راتیں صحیح نیند نہ آئے گی صبح تک آہ وزاری میں بسر کرو گے۔

(٦)تپ دربدن لازم شود سرما ؤ لرزه دائما* باضم نیاید نا نکے درچشم گرد و کم نظر

یعنی بدن میں تپ ہمیشہ اور سردی اور لرزہ بربدن ہو گا کھانا ہضم نہ ہو گا اور بینائی کمزور ہو جائے گی۔

(۷)بہر مصائح پیش او ہرگز نیاید مردمے* رسوا شود بر اھل خود عزت ندارد ھم و قر

یعنی صلاح مشورے کے لئے کوئی نہ آئے گا بلکہ اپنے گھر والوں کی نظروں میں رسوا ہو گے اور نہ ہی ان کے ہاں تیری کوئی عزت و وقار ہو گا۔

(۸) فهمی نماند، آنچنان سخنی نیاید یاد او* دشمن ندارد باک ازو هرروزِعیشش منکدر

یعنی کوئی بات سمجھ آنے کی اور نہ ہی کوئی بات یاد رہے گی دونوں کانوں تیرے سے جاتا رہے گا ہر روز پیش بیکار ہو گا۔

(۹)گر بنگرد سوئے بتے درحال زو نظرت کند *خوباں وہم شکرلباں شنیند ازوے دورتر

یعنی اگر کسی خوبصورت کو دیکھو گے تو وہ نفرت حسین اور محبوب لوگ تجھ سے دور بیٹھیں گے۔

(۱۰) سپید مویت چون شود گردند خوباں منہزم* پیرے مگر شد نیستی ورنه چرا ازوے حذر

یعنی جب تیرے بال سفید ہو جائیں گے تو حسین و جمیل لوگ تجھ سے دور ہو جائیں گے بڑھاپا گویا نیستی ہے ورنہ اس سے خطرہ کیوں۔

(۱۱)گر شاه باشد کامراں جمله جہاں درضبط او *ذوقی نه اورا راحتے چوں پیرباشد منکسر

یعنی جب بڑھاپا آتا ہے تو وہ اگرچہ کامیاب بادشاہ ہو تب بھی اسے نہ زندگی میں کچھ ذوق آئے گا نہ راحت۔

(۱۲)چون پیر گرد و مومنی بکند ندا حضرت خدا* باریک شدھم استخوان سفید شد مویت ز سر

یعنی جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اسے اللہ تعالی ندا کرتا ہے کہ تیری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور تیرے سر کے بال سفید ہو گئے۔

(۱۳)سخنے چوشنوی ازکسے چیزی نه بینی درنظر *زورے ندارد دست و پا بشکست مہره درکمر

یعنی لوگوں کی باتیں تو سنتا ہے لیکن تجھے کچھ نظر نہیں آتا اب نہ تیرے ہاتھوں میں قوت اور نہ پاؤں میں طاقت ہے تیری ریڑھ کی ہڈی کمر میں ٹوٹ گئی اب تو کوزہ پشت کبڑا ہو گیا۔

(۱۴)شکت همه کافورشد و آن آرغو انی زعفران* شد تیرقامت چوں کہاں ہم گشت تن ہمچوں و تر

یعنی تیرے کالے بال سفید ہو گئے اور تیری جوانی چلی گئی تیرا قد کمان کی طرح اور جسم بالکل کمزور ہو گیا۔

(۱۵)سویت نه بیند ہیکپس وقتے نپرسد دوستے *چاکرنگیرو کس ترا واجب نیابی آں اجر

یعنی تیری طرف کوئی دیکھتا نہیں اور نہ تجھ سے تیرا دوست کوئی حال پوچھتا ہے نہ تجھے کوئی ملازم بناتا ہے۔ کیونکہ تو کسی کام کا نہیں جس سے کوئی مزدوری ملے۔

(۱۶)بر من بیاتا من ترا بهتر ازاں ہے پرورم *صد حوربدہم درجناں بے حد قصرے پرگہر

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتاہے میری طرف آ،میں تجھے بہتر روزی دوں۔تجھے سو حور جنت میں بے شار بنگلے موتیوں سے بھرپور عطا کروں گا۔

(۱۷)بر پیرکس رانی نظرنے کس برورحمت کند* را نند اورا مرد مان جز خالق جن و بشر

یعنی بوڑھے پر نہ کوئی نظر شفقت کرتاہے نہ اس پر کسی کو رحم آتاہے اللہ تعالیٰ کے سوا باقی ہر جن وبشر اسے اپنے سے ہٹاتاہے۔

(۱۸)بر پیردارم رحمتے کاں رانبا شد حد وعد* سپید مویت نورمن چون نورسوزم درسقر

یعنی میں بوڑھے پر اتنا رحم کرم کرتاہوں جس کا کوئی حساب ہی نہیں تیرے سفید بال تو میرا نور ہے پھر میں اپنے نور کو دوزخ میں کیسے جلاؤں گا۔

(۱۹)پس حال چوں باشند چنیں ناید زپیراں کارہا *کارے بکن درحال تونعمت جوانی را شمر

یعنی جب کہ بوڑھوں کا یہ حال ہے کہ ان سے کوئی کام ہی نہیں ہوتاتواے نوجوان جوانی میں نیکی کراور جوانی کو نعمت سمجھ۔

(۲۰)قدرجوانی پیررا گرتوبپرسی اے جواں *آں پیرگوید پیش توچندان کہ ناید درحصر

یعنی جوانی کی قدر بوڑھے سے پوچھ وہی بوڑھا تمہیں اس کی ایسی باتیں بتائے گا جن کا کوئی شمار نہیں۔

(۲۱) چون توبہ بینی، پیررا خدمت بکن ازجان ودل* تا توشوی پیرنکو شیخ بگردی ذوالقدر [46]

یعنی جب تم کسی بوڑھے کو دیکھوتو جان ودل سے اس کی خدمت کروتاکہ جب تم بوڑھے ہوگے تو تیری عزت ہوگی اور تو وقت کا شیخ کہلائے گا۔

بڑھاپا نعمت ھے: بعض لوگوں سے بڑھاپے کی مذمّت سُنی جاتی ہے یہ غلط خیالی پر مبنی ہے۔ہاں بڑھاپے میں اکثر لوگوں کی زندگی دوبھر (بوجھ) ہوتی ہے جن کی جوانی غلط کاریوں اور گناہوں میں گذرتی ہے۔ورنہ بعض مستشرقین اور ماہرینِ حیاتیات کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے اعمال وکردار اچھے ہوتے ہیں اور جن کا صفائے باطن کامل ہوتاہے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ علماء فقہااور صلحا کی عمریں اکثر طویل دیکھی گئی ہیں۔

تواریخ واحادیث سے معلوم ہوتاہے کہ خداوند عالم نے بعض لوگوں کو کافی طویل عمریں عطا کی ہیں، عمر کی طوالت مصلحت خداوندی پر مبنی ہے اس لئے اس نے اپنے دوست اور دشمن دونوں کو نوازاہے۔دوستوں میں حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر، حضرت الیاس علیہم السلام ہیں اور دشمنوں میں ابلیس لعین، دجال ابطال، یاجوج ماجوج ہیں۔

طویل العمر لوگوں کی فہرست: (۱)لقمان حکیم کی عمر ۳۵۰۰ سال۔(۲)عوج بن عنق کی عمر ۲۳۰۰ سال۔(۳)ذوالقرنین کی عمر ۳۰۰۰ سال۔(۴)ضحاک اور(۵)طہورث کی عمریں ۱۰۰۰،۱۰۰۰ سال کے قریب ہوئیں۔(۶)قینان کی عمر ۹۰۰ سال۔(۷)مہلائیل کی عمر ۸۰۰ سال۔(۸)نفیل بن عبداللہ کی عمر ۷۰۰ سال۔(۹)ربیعہ بن عمر (سطیح کاہن) کی عمر ۲۰۰ سال۔(۱۰)حاکم عرب عامر بن حرب ۵۰۰ سال۔(۱۱)سام بن نوح کی عمر ۵۰۰ سال۔(۱۲)حرث بن مضاض جرہمی کی عمر ۴۰۰ سال۔(۱۳)ارفحشند کی عمر ۴۰۰ سال۔(۱۴)درید بن زید کی عمر ۴۵۶ سال۔(۱۵)سلمان فارسی کی عمر ۴۰۰ سال بعض روایت میں ۶۰۰ سال۔(۱۶)عمر بن اوسی کی عمر ۴۰۰ سال۔(۱۷)زہیر بن خباب بن عبداللہ کی عمر ۴۳۰ سال۔(۱۸)حرث بن عیاش کی عمر ۴۰۰ سال۔(۱۹)کعب بن حمجہ کی عمر ۳۹۰ سال(۲۰)نصر بن دحمان بن سلیمان کی عمر ۳۹۰ سال۔(۲۱)قیس بن ساعدہ کی عمر ۳۸۰ سال۔(۲۲)عمر بن ربیعہ کردی ۳۳۳

46)(تحفہ نصائح فارسی مع ترجمہ، باب سی وہفتم دربیان پیری وجوانی گوید، ص 81تا83، عبدالتواب اکیڈمی، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

سال۔(۲۳)اکثم بن صیفی کی عمر۳۳۶سال۔(۲۴)عمر بن طفیل عدوانی کی عمر ۲۰۰سال۔(۲۵)بابا رتن ہندی صحابی ۶۰۰سال۔(۲۶)حضرت عبد المطلب جد المصطفی ﷺ ۸۲ سال یا ۹۵۔(۲۷)حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۱۲۰سال۔(۲۸)نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ ۱۸۰یا ۲۴۰سال۔

پیغمبروں کی عمریں: حضرت آدم علیہ السلام ۹۸۰سال، حضرت نوح علیہ السلام ۹۸۰، حضرت ابراہیم علیہ السلام ۱۳۷سال، حضرت ادریس علیہ السلام ۳۶۵سال۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۲۵سال، حضرت اسحٰق علیہ السلام ۱۳۰سال، حضرت صالح علیہ السلام ۵۸۵سال، حضرت یوسف علیہ السلام ۲۶۵سال، حضرت اسماعیل علیہ السلام ۱۳۷سال۔اور آقائے نامدار ختم الرسل حضور اکرم محمد مصطفی ﷺ کی عمر ۶۳ سال تھی۔[47]

فائدہ: باوجود یہ کہ حضور نبی پاک ﷺ کی بلندی مرتبہ سے قطع نظر، آپ ﷺ اشاعتِ دین واسلام میں فائق وفائز ہیں۔

بوڑھوں کا ادب: بوڑھے مرد یا عورت کا ادب و تعظیم اور ان کی خدمت اور خاطرِ مدارات (خیال رکھنا) ضروری ہے۔

حضرت مولانا رومی رحمۃاللہ علیہ ایک دن مجمع میں حقائق و معارف بیان فرمارہے تھے۔اتفاقاً معززین میں ایک نوجوان آکر ایک بوڑھے کے آگے بیٹھ گیا۔حضرت مولانا رومی رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا کہ گذشتہ زمانہ میں خدا تعالیٰ کا حکم تھا کہ جو نوجوان بوڑھوں کے آگے بیٹھتا تھا اسی وقت زمین میں پھنس جاتا اور اُس امت پر عذاب آنے کی یہی وجہ تھی۔اِس زمانہ میں دیکھتا ہوں کہ نوجوان راستے میں بے تحاشا بوڑھوں کو لاتیں مارتے ہیں اور اپنی عاقبت کی خرابی سے نہیں ڈرتے پھر فرمایا کہ ،امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم صبح کی نماز کے لئے مسجد کو تشریف لے جاتے تھے راستے میں ایک بوڑھا یہودی آپ کے آگے آگے جاتا تھا آپ اپنے حُسن اَخلاق اور مروّت کی وجہ سے اس بوڑھے سے آگے نہ بڑھے۔بلکہ آپ آہستہ آہستہ یہودی کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے۔جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئے اور حضور اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر ہاتھ رکھ دیا تاکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم صبح کی رکعت اولیٰ کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔اس لئے کہ صبح کی اول رکعت کا ثواب سو سال کی عبادت سے زیادہ ہے۔

حدیث میں ہے کہ رکعت اول دنیا اور اس کی کل چیزوں سے افضل ہے۔حضور سرور کائنات صاحبِ لولاک مالکِ کون و مکان ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس کی وجہ دریافت کی۔حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم مسجد کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک بوڑھا یہودی بھی جارہا تھا۔آپ نے اس کی عزت کی اور اس بوڑھے سے قدم آگے نہ بڑھایا۔اس اکرام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکعت اولیٰ کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔[48]

بزرگوں اور مرشدوں کا ادب: یہ حکایت بیان کر کے مولانا روم نے فرمایا: جب کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ایک بوڑھے کافر کی عزت کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے یہ اکرام کیا تو یہیں سے قیاس کر لینا چاہئے کہ اگر کوئی عاشقِ صادق ایسے پیر بزرگ کا اکرام کرتا ہے جو راہ خدا میں بوڑھا ہوا ہے اور جس نے دینِ اسلام میں داڑھی سفید کی ہے اور کاملینِ اولیاء کی صحبت کی برکت سے مقبولِ حق ہوا ہے تو حق تعالیٰ اسے کیا کچھ نہ دے گا اور در حقیقت عزت اور عظمت ذات باری تعالیٰ اور اس کے حبیب اور اس کے خاص بندوں کے واسطے مخصوص ہے۔اللہ اللہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ ہمیشہ جوان بخت رہے تو پیر معنوی کے دامن کو مضبوط پکڑ کہ بغیر ایسے پیر کی عنایت کے کوئی جوان پیر نہیں ہوا اور نہ ہی پیر معنوی کا رتبہ حاصل کیا۔

---

47)ذکر کردہ عمریں تاریخ طبری،البدایہ والنہایہ، کتاب العمرین للسجستانی وغیرہ میں ملتی ہیں۔(ابن اُویسی)

48)(مثنوی مولوی معنوی[مترجم]،ص330،الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب،اردو بازار،لاہور،2006ء)

پیر راہبگزین کہ بے پیر این سفر	ہست بس پر آفت و خوف و خطر
کردہ ام بخت جوان را نام پیر	کوز حق پرست نہ از ایام پیر
من بجویم زین مپس راہ سیر	پیر جویم پیر جویم پیر پیر
پیر گردون نے ولی پیر رشاد	در جہاں واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ: پیر کا دامن پکڑ کہ ان دشوار گذار راستے اور بھیانک سفر اور خطرات سے جاناپڑا ہے۔میں نے پیر کو اپنی خوش بختی کی علامت بنالیا، پیر وہ نہیں ہوتا جو گردش زمانہ سے متاثر ہو کر بوڑھا ہو جائے بلکہ پیر وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالی رہنمائی کے قابل بنادے۔میں آزادی کے لئے ہمیشہ پیر ہی کو تلاش کروں گا اور اس کے بعد قیدیوں کی راہ پر نہ چلوں گا بوڑھا زمانہ کانہ کامل رہنما ہے، اس جہاں میں سچائی کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے۔[49] (مناقب رومی صفحہ ۲۳۳تا۲۳۴)

غذا بوڑھے کی: جیسا کہ ظاہر ہے کہ بڑھاپے میں انسان کے اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں۔انہیں اگر غذا صحیح ملے گی تو بڑھاپا خیر سے گذرے گا ورنہ بڑھاپا خود بھی موت ہے۔پھر غذا صحیح نہ ملے گی تو کیا ہو گا؟ فقیر ذیل میں ایک صاحب کا مضمون پیش کرتا ہے بہ عنوان "پیرانہ سالی کی غذا" پروفیسر سید،ایف،آر،سی،پی،(F.R.C.P)(ایڈنبرا)ایف،اے،سی،سی،(F.A.C.C)(امریکا)نے تحریر فرمایا۔

کیلشئیم(Calcium): ہڈیوں کی طاقت کا انحصار غذا کی ترکیب پر ہے۔اگر غذا میں بکفایت کیلشئیم، حیاتین(وٹامنز)اور فاسفورس(Phosphorus) نہیں ہوں گے تو جسم میں عدمِ کیلشئیم (کیلشئیم کی کمی) کی کیفیت ہو گی۔ہڈیاں رفتہ رفتہ تحلیل(حل)ہو کر کمزور ہو جاتی ہیں جن کے ٹوٹنے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔غذا میں نہ صرف کیلشئیم اور فاسفورس(Phosphorus)بکفایت ہوں بلکہ یہ عناصر ایک مخصوص تناسب(متعین نسبت)سے ہوں۔

خوش حال لوگوں کی غذا میں فاسفورس تین گنا زیادہ ہوتا ہے اور بڑھاپے میں اس سے کیلشئیم کا جسمانی توازن بگڑ جاتا ہے جس کے نتیجے میں عمر میں اضافے کے ساتھ ہڈیاں زوال پذیر ہو کر جھنی(کھوکھلی)ہو جاتی ہیں۔اسی سبب سے عمر رسیدہ افراد میں پوکِ استخوانی(Osteoporosis)(ہڈیوں کا بھر بھرا پن)ایک اہم عارضہ (بیماری)اور ہڈیاں ٹوٹنے کی نُمایاں وجہ ہے۔ان لوگوں میں ۵۰ سال کی عمر کے بعد قد و قامت بھی کم ہو سکتا ہے۔دانتوں کو سہارا دینے والی ہڈیوں کے ضائع ہو جانے سے دانت گرنے لگتے ہیں۔ان عوارض کو روکنے کا طریقہ شروع ہی سے متوازن غذا کی فراہمی ہے۔خواتین میں سنِ یاس(Menopause)(ایامِ نسوانی کا اختتام)کے بعد (اگر وہ نسوانی ہارمون استعمال نہیں کر رہی ہیں تو) کیلشئیم کی ضرورت بڑھ کر روزانہ 1000 ملی گرام ہو جاتی ہے۔چونکہ مختلف غذاؤں میں اس قدر کیلشئیم نہیں ہوتا،اس لیے ان کے جسم میں کیلشئیم کی کمی ہو سکتی ہے۔

غذا میں دودھ ڈیڑھ سے دو پیالی یا اس کے مساوی دہی یا پنیر ہو تو ضروری کیلشئیم حاصل ہو جائے۔اگر یہ چیزیں ناپسند ہوں تو انہیں دیگر غذاؤں میں شامل کیا جا سکتا ہے۔دودھ دہی کے زمرۂ غذا کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ یہ کیلشئیم کے علاوہ رائبو فلیون(Vitamin B2)،لحمیات(Proteins)اور دیگر مغذیات(غذائی اجزا) کا بھی منبع ہے۔بے چکنائی خشک دودھ ارزاں(سستا)اور بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔بہر حال عارضۂ رگِ دل(دل کی شریانوں کی بیماری) کے سدِّباب کے لیے دودھ چکنائی دار نہ ہو۔دودھ،دہی،پنیر کے علاوہ دیگر کیلشئیم دار غذائیں: مچھلی خصوصاً سلیمانی مچھلی(Sardine)،زردی(انڈے کی)،تِل،راب (چھاچھ/مکھن اترا دودھ)،پالک،بحری گھاس،پھلیاں،پتے والی سبزیاں اور خشک میوے ہیں۔

---

[49])(مناقبِ رومی از محمد ریاض قادری،ص233تا234،ضیاء الدین پبلیکیشنز،گنج بخش روڈ،لاہور)

افسوس ان کا اکثر بڑھاپے میں شوق نہیں ہوتا۔ اگر غذا سے کیلشئیم بکفایت مقدار میں حاصل نہیں ہو رہا تو اس کا حل یہ ہے کہ کیلشئیم کی ٹکیا طبّی مشورے سے لی جائے۔ کیلشئیم کو قابل جذب ہونا چاہیے۔ جو خواتین عام مجوّزہ خوراک سے زیادہ کیلشئیم استعمال کرتی ہیں ان کے جسم میں کیلشئیم کی کمی نہیں ہوتی، مگر کیلشئیم کی ٹکیاں فولاد (Iron) کے جذب کو کم کر دیتی ہیں۔ کیلشئیم کا جذب بڑھانے کے لیے حیاتین "د (Vitamin D) "استعمال کی جائے۔

جسم میں حیاتین "د" (Vitamin D) کی ساخت صرف اس وقت ہوتی ہے کہ جب ماورائے بنفشی شعاعیں (Ultraviolet Rays) جلد کی عمیق تہوں (گہری پرتوں) تک پہنچ جائیں۔ عمر کے ساتھ حیاتین ''د'' (Vitamin D) کے جسمانی توازن (بدنی اعتدال) میں فرق اور کمی ہو جاتی ہے۔

خانہ نشین (گھر تک محدود) بوڑھے بوڑھیاں، پردہ نشین (گھر میں رہنے والی) خواتین اور دیگر گوشہ نشین (تنہائی میں رہنے والے) افراد جن کو سورج کی روشنی میسر نہیں آتی، حیاتین کی قلت (کمی) میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حیاتین ''د'' کے اچھے غذائی منابع (غذائی ذرائع) انڈے، دودھ، مکھن، گھی، چکنی مچھلی، روغنِ جگرِ ماہی (Fish Liver Oil)، خمیر (ایسٹ) اور تقویت یافتہ (غذائیت بڑھائی ہوئی) مارجرین ہیں۔

وسطِ عمر کے بعد غذا میں کیلشئیم، حیاتین ''د'' اور غالباً فلورائڈ (Fluoride) کی (طبّی مشورے سے) فراہمی ہڈیاں اور دانت مضبوط رکھے گی اور پوکِ استخوان (ہڈیوں کا بھر بھرا پن) سے تحفظ ملے گا۔ ان کی ٹکیاں بھی طبّی اجازت سے لی جا سکتی ہیں، مگر حیاتین ''د'' اور فلورائڈ کی کثرت مضر (نقصان دہ) بھی ہو سکتی ہے۔ ہڈیاں اور جوڑوں کو درست رکھنے اور پوکِ استخوانی کو مؤخر (دیر سے لاحق ہونے والا) کرنے کے لیے ورزش نہایت مفید ہے۔

فولاد، فولیٹ اور جِست: بوڑھے لوگوں میں اگر غذا متوازن ہے تو اضافی فولاد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اگر ان میں کم خونی (Anemia) ہے تو اس کی وجہ معلوم کی جائے جو عام طور پر جریانِ خونِ خفی (چھپا ہوا خون بہنا) یا اندرونی عوارض (داخلی بیماریاں) مثلاً: بواسیر (Pile)، قرحِ معدہ (معدے کا زخم) رسولی (Tumor)، سوزشِ مری (Esophagitis) (کھانے کی بالائی نالی کی سوزش) سے ہوتی ہے۔

مچھلی، مرغی، گوشت خصوصاً کلیجی سے حیاتین ب (Vitamin B)، حیاتین الف (Vitamin A) اور لحمیات (Proteins) خاص مقدار میں مل جاتی ہیں۔ پتوں والی سبزیاں، زرد ترکاریاں (پیلی سبزیاں) فولاد اور حیاتین الف فراہم کرتی ہیں۔ دہی، لیموئی پھل (ترش پھل) اور گوشت سے فولاد کا جذب (Absorption) بہتر اور چائے سے کم ہو جاتا ہے۔ بوڑھے لوگوں میں فولک ایسڈ (Folic Acid) کی کمی بھی نہیں ہونی چاہیے جو خون سازی (Blood Formation) میں اہم ہے۔ جِست (Zinc) کی قلت (کمی) سے اشتہا (بھوک) کم، ذائقہ ماند (Taste Dull) ہو جاتا ہے اور زخموں کا اندِمال (Healing) کم ہوتا ہے۔

فولیٹ کلیجی اور سبز پتوں والی ترکاریوں سے اور جست گوشت، انڈوں اور بحری غذاؤں (Sea Foods) (مچھلی وغیرہ) سے حاصل ہوتے ہیں۔

بوڑھے لوگ اپنی غذا میں درج ذیل اجزا کا خیال رکھیں جن کی قلت ہو سکتی ہے۔

☆ حیاتین ب ٦: گوشت، کلیجی، گردے، مچھلی، انڈے، خشک میوے کی گری، مونگ پھلی، بادامی چاول، مکئی، گندم، خمیر، کیلا، آلو۔

☆ حیاتین ب ١٢: گوشت، کلیجی، گردہ، دل، زردی، مچھلی (سارڈین) خرگوش، پنیر دودھ۔

☆ فولیٹ (فولک ایسڈ) کیجی، گردے، گہری سبز پتوں والی ترکاریاں مثلاً سلاد، پھلیاں (مٹر وغیرہ) چقندر، مونگ پھلی، بند گوبھی، انڈے، بغیر چھنے آٹے کی روٹی۔

☆ حیاتین ج: شکر قند، لیموئی پھل، امرود، سبز مرچ، پھول گوبھی، بند گوبھی، آلو، ٹماٹر سبز ترکاریاں۔

☆ حیاتین (ای): سبز نباتی تیل، جوہر گندم، زیتون، مونگ پھلی کا مکھن، انڈے، مکھن، مارجرین، چھلکے دار اناج، مچھلی۔

☆کیلشئیم: بہترین منابع دودھ، دہی، پنیر، مچھلی کم مقدار میں، زردی، سبزیاں، پھلیاں، خشک میوے۔

☆کرومیئم: سالم اناج، پتوں والی سبزیاں، گوشت، کرومیئم یہ نہ ہضم ہوتا ہے نہ مغذیات میں سے ہے، مگر نظام ہضم میں مدد کرتا ہے۔

ریشہ: غذا میں ریشے (Fiber) کی مناسب مقدار (روزانہ ۳۵ گرام) ضروری ہے۔ بڑھاپے میں چبانے میں دِقّت (مشکل) کی وجہ سے ریشے دار غذائیں (سالم اناج، ترکاریاں، پھلیاں) اور پھل وغیرہ اچھی طرح نہیں کھائے جاسکتے، نتیجے میں قبض (Constipation) کی کیفیت، جو پہلے ہی بوڑھوں میں کم فعّالیت (جسمانی حرکت کی کمی) کی وجہ سے عام ہوتی ہے، مزید خراب ہو جاتی ہے۔

اگر رفعِ قبض (قبض دور کرنے) کے لیے پیرافین وغیرہ کا استعمال کیا جائے گا تو حیاتین الف، د، ھ، ک (Vitamins A, E, D, K) کا جذب خصوصاً کم ہو جائے گا۔ دیگر حیاتین (Vitamins) و معدنیات (Minerals) بھی کم جذب ہوں گے، یعنی ریشے کی کمی خرابیوں کا باعث ہوتی ہے۔

ریشے کے حصول کے لیے چھلکے دار غذائیں (Whole foods) بغیر چھنے آٹے کی روٹی (Whole wheat bread)، سبزیاں ترکاریاں (Vegetables)، پھل (Fruits) اور موٹے اناج (Whole grains) کھائے جائیں۔ ان کو کتر کر (باریک کاٹ کر) بھرتا (Mashed form) بنا کر کھایا جاسکتا ہے۔ اس غذا سے رفعِ قبض میں بھی مدد ملے گی۔

رفعِ قبض کے لیے جہاں تک ہو سکے قبض کشا ادویہ (Laxatives) نہ لیں۔ فضلے کو نرم کرنے والی چیزیں (Stool softeners) جیسے اسپغول (Psyllium husk)، روغنِ زیتون (Olive oil) وغیرہ بہتر ہیں۔ پانی پیاس سے زیادہ (وافر مقدار میں) پئیں اور چہل قدمی (Walking) کو شعار بنائیں۔

غذا کے ریشے میں اضافہ آہستہ آہستہ کیا جائے تاکہ پیٹ میں نفخ (Gas) و بے چینی نہ ہو۔ غذا میں کثرتِ ریشہ سے فولاد (Iron) اور دیگر ذراتی عناصر یا شائبہ عناصر (Trace Elements) کا جذب کم ہو جاتا ہے۔

پانی: پانی جسم کا بڑا حصہ ہے جو متعدد جسمانی ریزشوں (اخراجات: پسینہ، پیشاب وغیرہ) اور جسم میں مختلف اموال (اشیاء/ماڈوں) کی نقل و حرکت (Movement) کے لیے ضروری ہے۔ گردے کے مناسب فعل (Proper kidney function)، رفعِ قبض کا (ازالہ) آنتوں کی حرکت جسم کے اندرونی سوخت و ساز (استحالہ، میٹابولزم) اور بقائے حیات (زندگی کی بقا) کے لیے روزانہ ۸ سے ۱۰ اگلاس پانی (گرم موسم میں زیادہ) پینا ضروری ہے۔

جسمانی کم آبی (Dehydration) سے دردِ سر (Headache)، مخبوطُ الحواس (ذہنی توازن میں خلل) ڈگمگاہٹ (چکر آنا)، دیگر امراض (بیماریاں) اور حتیٰ کہ موت واقع ہو سکتی ہے۔

ایک ۷۲ سالہ کوہ پیما کی کہانی: گزشتہ ۵۹ سال سے میری غذا زیادہ تر سبزی جاتی ہے، جس میں ڈیڑھ گلاس دودھ اور گاہے گاہے (وقتاً فوقتاً) انڈا شامل ہوتا ہے، ورنہ زیادہ تر وہ چیزیں ہیں جو زمین سے اگتی ہیں۔

ناشتے میں سالم اناج کا دلیا (Whole grain porridge)، بغیر چھنے آٹے کی روٹی (Whole wheat bread)، بادامی چاول، جو ہر گندم مونگ پھلی کا مکھن شہد اور پھل لازمی ہوتے ہیں۔ میں ناشتا صبح ۷ بجے سے پہلے کر لیتا ہوں۔ میں صرف ۲ کھانے کھاتا ہوں۔ دوسرا کھانا ایک دو بجے دن کو ہوتا ہے، جس میں دالیں، پھلیاں (مٹر)، گھریلو پنیر (Homemade cottage cheese)، سبزیاں ترکاریاں، سویابین اور پھل ضرور ہوتے ہیں۔ پھل کھانے کے ساتھ نہیں بلکہ کھانوں کے درمیانی وقفوں میں لیتا ہوں۔ گرمی میں زیادہ اور سردی میں کم۔

میں حیاتین(Vitamins)وغیرہ کی ٹکیاں(Supplements)استعمال نہیں کرتا، کیونکہ وہ مجھے ترکاریوں اور پھلوں سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ اگر معالج مشورہ دے تو کبھی کبھی ان کی ٹکیاں لے لیتا ہوں۔ غذا میں لحمیات(Proteins)سے زیادہ میری نظر میں کاربوہائیڈریٹ خصوصاً پیچیدہ کاربوہائیڈریٹ اہم ہیں۔ جلد سونا، جلد اٹھنا میرا معمول ہے۔ میں نے کبھی مسکن یا خواب آور دوا استعمال نہیں کی۔

بڑی عمر میں ناشتا: بڑی عمر میں بھی اچھا ناشتا نہایت ضروری ہے۔ بڑی عمر کے لوگ مناسب ناشتا نہ کرکے خود کو مسائل میں مبتلا کرتے ہیں۔ ان کی جسمانی و دماغی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔ ان کے رویّے اور اخلاق متاثر ہو جاتے ہیں۔

ناشتا نہ کرنے یا کم کرنے یا دن میں اچھی طرح نہ کھانے والے رات کو پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔ چونکہ اس وقت وہ فعال(Active) نہیں ہوتے، اس لیے انہیں رات کو زیادہ غذا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ رات کو زیادہ کھانے سے خون کی چکنائیاں(Blood lipids)اور کولیسٹرول(Cholesterol)وغیرہ بڑھتے ہیں، جن کی وجہ سے سرخ رگوں کی صلابت(Arterial stiffness)اور عارضۂ رگِ دل(Heart disease)کا امکان ہوتا ہے، اور فربہی(موٹاپے)کا بھی۔

چنانچہ ناشتا بہترین، دوپہر میں(پنیر، دودھ، ککڑی، ٹماٹر کارس، بادام، کاجو)اور رات کو ہلکی غذا مثلاً دال، روٹی وغیرہ کھائیں۔

بڑھاپے کی کمزوری کے ازالے کے لیے بازاری حیاتین و معدنیات(Commercial vitamins & minerals)کے ایک غول(Large group)کو اشتہارات کے بل پر آگے بڑھایا جا رہا ہے، جو مسئلے کا حل نہیں بلکہ پیسے کا ضیاع ہے۔ اصل طریقہ متوازن و مکمل غذا سے تمام مغذیات بشمول حیاتین(Vitamins)اور معدنیات(Minerals)کا حصول ہے۔ بوڑھوں کو ترکاریوں اور پھلوں سے رغبت کم ہوتی ہے، جس کا شوق دلانے کی ضرورت ہے۔ سبزیاں کھانے سے صاف اجابت بھی ہوتی ہے، جس کے وہ خواہش مند بھی ہوتے ہیں۔ اچھی غذا کھانے والوں میں بھی حیاتین و معدنیات کی جسمانی کمی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس وجہ سے بھی صحیح اور بھرپور غذا کی دستیابی کی اولین اہمیت ہے۔

"بڑھاپا کے بعض امراض کا آسان نباتی علاج"

بواسیر: بڑھاپے میں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے یہ مرض شہروں میں بہت عام ہے۔ کیونکہ لوگوں کی اکثریت دفتروں میں کرسی نشین ہو کر کام کرتی ہے۔ لوگ پانی کم پیتے ہیں۔ سبزیاں نہیں کھاتے اور ورزش بالکل نہیں کرتے جس کی وجہ سے قبض کے شکار رہتے ہیں۔ زمین قند جسے سندھی میں سورن کہتے ہیں بطورِ سبزی یا سوپ استعمال کرنے سے بواسیر کو مفید ہے۔

فقیر اویسی غفرلہ نے بواسیر کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اس میں اس کے روحانی اور طبّی نسخے بھی لکھے ہیں اور تجربات بھی مثلاً پاخانہ کے بعد مٹی کے کم از کم تین ڈھیلے مقعد پر صفائی کے طور پھیرنے کا التزام اور صبح کی دو سنتوں میں الحمد شریف کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۃ "الم تر" پڑھنا۔ اور غذا میں گرم چیزیں بالخصوص بڑا گوشت اور بادی چیزیں مثلاً: آلو، گوبھی سے پرہیز اور سرخ مرچ کے بجائے سیاہ(کالی) مرچ کا استعمال کریں۔

خواص زمین قند: ایک سو گرام زمین قند میں غذائی اجزا کا تناسب یہ ہوتا ہے۔

حیاتین الف(وٹامن اے)	۴۰۰ یونٹ
حیاتین ب ا(وٹامن بی ا)	۵۸ مائکرو گرام

حیاتین ب ۲(وٹامن بی ۲)	۵۸ مائکرو گرام
حیاتین ج(وٹامن سی)	۴ملی گرام
پوٹاشیم	۴۰۰ملی گرام
سوڈیم	۲۰ملی گرام
فاسفورس	۲۰ملی گرام
کیلشیئم	۳۰ملی گرام
چکنائی	۳۰ملی گرام
نشاستہ	۱۷ملی گرام
لحمیات(پروٹین)	۲۰ملی گرام

بطورِ علاج بواسیر ی مسوں پر گھی اور شہد کے ساتھ اسے پیس کر مرہم کی طرح لگانا مفید ہوتا ہے۔اسے خشک کر کے پیس کے ایک دو گرام چھاچ کے ساتھ کھانا بھی چاہیے۔

بڑھاپا اور بے خوابی: بے خوابی یعنی نیند نہ آنے کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ذہنی پریشانی فکر سوچ و بچار، کوفت اور ہائی بلڈ پریشر بھی ان میں شامل ہوتے ہیں۔ تھکن کے باوجود نیند نہیں آتی،مزاج چڑ چڑا ہو جاتا ہے اور تھکن، گراوٹ اور پستی پریشان کر دیتی ہے۔آج کل یہ تکلیف عام ہے۔

فقیر اویسی غفرلہ کا تجربہ: بڑھاپے کی بے خوابی ہے تو عَسِیرُ الْعِلَاج (وہ بیماری جس کا علاج مشکل ہے) لیکن بعض ادویہ یا علاج سے یہ عارضہ ختم ہو سکتا ہے۔روحانی علاج تو یہ ہے کہ آیت صلوۃ وسلام یعنی اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (الأحزاب:56) پڑھئے بکثرت پڑھئے اور پڑھتے پڑھتے سو جائے۔ اور دودھ تازہ یا نیم گرم پی کر سوئیں اور برہمی بوٹی بھی اسکے لئے خصوصی طور فائدہ بخش ہے۔

بے خوابی کی دعاء: جس کو نیند نہ آتی ہو اس دعاء کو پڑھے ان شاءاللہ تعالی بے خوابی دور ہو جائیگی۔

اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [50] (مشکوۃ صفحہ ۲۲۴)

خواص برہمی بوٹی: یہ حافظہ اور ذہن کے لیے صدیوں سے آزمودہ و مجرَّب (بار بار تجربہ کیا ہوا اور ثابت شدہ) ہے۔یہ ایک بیل دار بوٹی (زمین پر پھیلنے والی جڑی بوٹی) ہے جو اکثر دریاؤں اور پانی کے کناروں (ندی نالوں کے اطراف) پر بکثرت ہوتی ہے۔عام اصطلاح میں اس کو برہمی بوٹی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اُن مزاجوں کے لیے مفید اور مؤثر ہوتی ہے جو زیادہ برہم (جلد غصہ کرنے والے) اور محرِّک مزاج (زیادہ جوش اور تحریک والے مزاج) ہوتے ہیں۔چونکہ یہ معدلِ صفراء (صفرا کو اعتدال میں رکھنے والی) ہے،اس لیے تمام صفراوی مزاجوں (گرم اور خشک طبیعت والوں) کے لیے اعلیٰ درجے کی مفید اور مجرَّب (نہایت نفع بخش اور آزمائی ہوئی) ہے۔

دماغی ٹانک(Tonic): برہمی بوٹی دماغ کی کمزوری اور ضعف (ناتوانی) کے لیے لاجواب ٹانک (Tonic)(انتہائی مؤثر تقویتی دوا) ہے۔ان لوگوں کے لیے لاجواب ہے جن کا شب و روز دماغی کام ہے،بلکہ نِسیان (بھول جانا) سر چکرانا دماغی خشکی (دماغ کی رطوبت میں کمی) حتیٰ کہ اُس لاعلاج دماغی کمزوری کا بھی بہترین علاج ہے جس کی اصل وجہ بیماری کے بعد یا جنسی بے اعتدالی (حد سے زیادہ یا بے قاعدہ جنسی عمل) ہو۔

---

[50] (مشكاة المصابيح ، كتاب الدعوات،باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام الفصل الثاني ، 2/ 745، الحديث2411 ـ<31>، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

اطباء کرام (حکماء وطبیب حضرات) نے اس کو استعمال کرانے کے کئی طریقے (نسخے اور صورتیں) لکھے ہیں اور تجربات و مشاہدات نے ان کی تصدیق کی ہے۔

مندرجہ ذیل ایک دماغی ٹانک (Tonic) (دماغ کو طاقت دینے والی دوا) قارئین (پڑھنے والوں) کے فائدے کے لیے عرض کر رہا ہوں۔ امید ہے اس کے فوائد سے مستفید (فائدہ اٹھانے والے) ہوں گے۔ هُوَالشَّافِی

☆ برہمی بوٹی خشک ۱۰۰ گرام، مرچ سفید ۲۰ گرام، سونف ۱۰۰ گرام، مصری ۲۰۰ گرام، تمام ادویہ (دوائیں) باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ صبح و شام نہار منہ (خالی پیٹ) دودھ یا پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

موسم گرم میں ان تمام ادویہ کے دس حصے کر لیں۔ ہر ایک میں سے ایک حصہ ملا کر گھوٹ کر نہار منہ پی لیں۔ یہ نسخہ دماغی کمزوری، نسیان، گرمی کی وجہ سے سر کے چکر، دماغی خشکی کے لئے اکسیر (مفید) اور لاجواب ہے۔

جگر کی گرمی: ہاتھ پاؤں کی گرمی، دل کی دھڑکن، جگر کی گرمی، مثانہ کی گرمی، پیشاب کی جلن، پیشاب ہلدی کی طرح آنا ان تمام عوارضات کے لئے برہمی بوٹی لاجواب اور اِکسِیرِیْ (مفید) حکم رکھتی ہے۔ اس ضمن میں برہمی بوٹی، گل سرخ، مغز بادام ہم وزن کوٹ پیس کر محفوظ رکھیں۔ ایک چمچہ صبح دوپہر اور شام دودھ یا پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ مذکورہ بالا عوارضات (امراض) اور بیمار کے لئے بہترین چیز ہے۔

اَلَرْجِی (Allergy): الرجی یا چھپاکی (جلدی حساسیت / اُرتیکاریا) کے لیے برہمی بوٹی بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ جب خون میں حدّتِ صفرا (صفراوی حرارت) کی زیادتی کی وجہ سے جسم میں خارش تپش (جلن و حرارت) اور بے چینی ہو جاتی ہے، جسم پر دھپّڑ (ابھری ہوئی جلدی سوجنیں) اور گول سرخ دانے (سرخی مائل چھالے) نکل آتے ہیں، تو برہمی بوٹی، مغزِ بادام ہم وزن بہت مفید ہے۔ ایسے مرض (بیماری) میں مرچ، گرم اور تیز اغذیہ (حرارت پیدا کرنے والی غذائیں) سے پرہیز (اجتناب) لازم ہے۔

بے خوابی: دماغ میں خشکی کمزوری کی وجہ سے رات کو نیند کی کمی، بے خوابی، ذہنی ہیجان سب علامات کے لئے برہمی بوٹی کا پہلا نسخہ بہت مفید ہے۔ متواتر ایک ماہ کے استعمال سے انتہائی مفید اثرات واضح ہوتے ہیں۔

آنتوں کی جلن: مروڑ، پیچش، بے چینی، بار بار حاجت، آنتوں کی خراش، زخم حتی کہ پیشاب کی بندش جلن کے لئے نسخہ نمبر ۲ یعنی گل سرخ والا بہت مفید ہے۔ اسے متواتر استعمال کیا جائے اور ساتھ ہی غذائی پرہیز لازم ہونا چاہئے۔ الغرض برہمی بوٹی دماغی عوارضات (امراض) کا کامیاب اور بہترین علاج ہے۔

بڑھاپا اور سردی: سخت سردی پڑ رہی ہو، دانت بج رہے ہوں (کپکپی طاری ہو) بدن ٹھٹھر رہا ہو (شدید سردی سے اکڑن ہو) اور ایسے میں ۷۰/۸۰ سالہ امی یا ابو کو سردی نہ لگ رہی ہو تو آپ یہ پوچھیں گے، ابو! آپ ٹھیک تو ہیں؟ کیوں کہ اس عمر میں تو سردی لگنا ایک فطری بات (قدرتی امر) ہے۔

بات آپ کی درست ہے۔ سردی جب سب کو لگ رہی ہے تو یقیناً انہیں بھی لگ رہی ہے، لیکن وہ اسے محسوس نہیں کر رہے ہوتے۔ بڑی عمر میں ایک یہی نہیں، دوسری کئی شکایات بوڑھوں کو محسوس نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ معالجین بھی ان کا کھوج لگانے سے قاصر رہتے ہیں۔

عمر بڑھتی ہے تو بوڑھوں کی شکایات کا کھوج لگانا ایک ٹیڑھی کھیر (نہایت مشکل کام) بن جاتا ہے۔ ایک ماہر کے مطابق عمر میں اضافے کے ساتھ بوڑھے افراد دوسروں سے مختلف (غیر معمولی) ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے معاملے میں مسلمہ علامات (معروف و متعین طبّی نشانیاں) ظاہر نہیں ہوتیں۔

یہ مسئلہ ان بوڑھوں کے معاملے میں اور بھی پیچیدہ ہو جاتا ہے جو کئی شکایات میں مبتلا (متعدد بیماریوں میں گرفتار) ہوتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک بزرگ شخص کے تمام لواحقین مثلاً: بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں وغیرہ اس کو صحت مند رکھنے کے لیے زبردست کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے باپ یا دادا کو یہ بتا سکتے ہیں کہ: دادا جان! ہماری نظر میں آپ ناکارہ نہیں ہوئے، آپ اب بھی کار آمد ہیں۔ آپ اشارہ کیجیے، ہم لبیک کہہ کر آپ کی خدمت کو لپکیں گے۔

دادا جان! ہر تکلیف کا کچھ نہ کچھ علاج ہو سکتا ہے۔ ان شاءاللہ آپ اپنی زندگی ہمارے درمیان وقار سے پوری کریں گے۔

اولاد کا فرض ہے کہ وہ بزرگ کے حلیے (لباس اور ظاہری حالت) کو ہمہ وقت (ہر وقت) اچھا بنا کر رکھیں۔ انسان جب اچھا نظر آتا ہے تو خود کو اچھا بھی محسوس کرتا ہے۔ آپ ان کے چہرے کی مسکراہٹ اور آنکھ کی چمک کو قائم رکھیے۔ آپ ہر لمحہ ان کی امید کو زندہ رکھیے۔ اصل بڑھاپا ناامیدی ہے۔

آپ کا بزرگ اب آپ سے دولت نہیں مانگ رہا، وہ آپ کی محبت کا طالب ہے۔ اگر وہ تھوڑا چل سکتا ہے تو چلنے میں اس کی مدد کیجیے۔ ورزش توانائی (طاقت) پیدا کرتی ہے، اس سے اس کا حوصلہ بحال (ہمت دوبارہ قائم) ہوگا۔ آپ انہیں خواہ مخواہ (بلاوجہ) پریشان نہ ہونے دیجیے۔ ان کی پریشانیوں کا تجزیہ کر کے ان کو خوش رکھیے۔

حملہ قلب: ایک ۸۴ سالہ بزرگ چکر محسوس کرتے ہیں۔ بوکھلائے ہوئے (گھبراہٹ زدہ) اور ذہنی انتشار (ذہنی الجھن) کے شکار نظر آتے ہیں، ان کا سانس پھولا ہوا ہوتا ہے لیکن سینے میں درد کی کوئی شکایت وہ نہیں کرتے، جب کہ اکثر بوڑھوں کے سینے میں درد ہوتا ہے۔

لیکن ۸۰ سال سے زیادہ عمر کے بعض افراد میں درد نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو بہت معمولی ہوتا ہے، تاہم سانس کا پھولنا اس کی ایک کھلی علامت ہوتی ہے۔ حملۂ قلب (دل کا دورہ) کی اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز اولین علامت (انتہائی تعجب خیز ابتدائی نشانی) بوکھلاہٹ (گھبراہٹ) یا بے چینی اور حالت میں تبدیلی ہوتی ہے، مثلاً: چکر کی شکایت، بے ہوشی بے ربط گفتگو۔

اکثر اوقات توازن کا کھو جانا، صحیح طور پر کھڑے ہونے اور چلنے کی صلاحیت میں یکایک کمی (اچانک کمی) بھی خطرے کی علامت ہوتی ہے۔

ایک ماہر کے مطابق بوڑھوں کا گر پڑنا (زمین پر گر جانا) حملۂ قلب کی ایک خاص علامت ہوتی ہے۔ گرنے کے بعد ضعیف العمر شخص قلب کے حملے کی زد میں آ سکتا ہے۔ ایک ماہر کے مطابق مسئلہ تو یہ ہے کہ بوڑھوں میں حملۂ قلب کا کھوج لگانا بھی خاصا مشکل ہوتا ہے۔ ان میں قلب کے عُضلات (پٹھے) کسی قدر ناکارہ (کمزور) ہو جاتے ہیں اور الیکٹروکارڈیوگرام (دل کی برقی جانچ، ای سی جی) میں اس کا کھوج نہیں لگتا۔

نمونیا: بوڑھوں کے لیے یہ مرض خاص طور پر خطرناک ہوتا ہے بلکہ بہت سے بوڑھوں کی موت کا اکثر سبب یہی مرض ہوتا ہے، اور اکثر اوقات اس کی بروقت تشخیص نہ ہونے ہی سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ عین ممکن (بالکل ممکن) ہے کہ ایک ۸۰ سالہ بزرگ نمونیا کی واضح علامات مثلاً: بخار، کھانسی، سردی کی شکایت (ٹھٹھرتا ہوا احساس) اور سینے میں درد کے بغیر نمونیا کے شکار ہوں، جب کہ ایک نوجوان میں ان علامات کے علاوہ کمزوری کی علامت (ناتوانی کی نشانی) بہت نُمایاں (واضح) ہوگی۔

حملۂ قلب (دل کا دورہ) کی طرح نمونیا کی پہلی علامت غنودگی (غیر معمولی نیند یا اونگھ) یا تھکن ہوگی۔

بوڑھوں میں ذہنی انتشار کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، یہ کیفیت کئی امراض کا پتا دیتی ہے۔ یہ کئی قسم کی چھوت (عدوی بیماری/انفیکشن) کا کھوج دیتی (سراغ دیتی) ہے۔

ایک ماہر کے مطابق بوڑھوں میں گردوں وغیرہ کی چھوت (گردے وغیرہ کے انفیکشن) پیشاب کی جلن (پیشاب میں سوزش و تکلیف) کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اکثر صورتوں میں ان کی ذہنی کیفیت کی تبدیلی ہی اس کی اہم علامت ہوتی ہے۔

ذیابیطس: بالغوں کو ہونے والی ذیابیطس (شوگر کی بیماری) کا کھوج اکثر صورتوں میں ادھیڑ عمر (درمیانی عمر) تک نہیں لگتا، لیکن ۷۰ سال سے زیادہ عمر کے افراد میں یہ مرض اور بھی پوشیدہ رہتا ہے، کیوں کہ بڑھاپے کے انحطاط کے عمل (جسمانی زوال کے مرحلے) کی وجہ سے اس مرض کی دو علامتیں، یعنی پیاس کی کثرت اور پیشاب زیادہ آنے کی شکایت عمر کا تقاضا سمجھی جاتی ہیں، جب کہ دراصل یہ ایک مغالطہ ہوتا ہے۔

عمر میں اضافے کے ساتھ پیاس اور گردوں کے فعل (گردوں کی کارکردگی) میں انحطاط (کمزوری و زوال) آتا جاتا ہے، اور یہ ایک معمول کی تبدیلی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک ۴۰ سالہ شخص میں پیاس کی شدت اور پیشاب کی کثرت سے تو ذیابیطس کا کھوج لگ جاتا ہے۔ لیکن اس شخص کے پچھتر سالہ باپ میں یہ دونوں علامتیں موجود نہیں ہوں گی۔

بعض ماہرین کے مطابق ۶۵ سے ۷۴ سال کے ۲۵ فی صد (چوتھائی حصے) افراد ذیابیطس میں مبتلا رہتے ہیں، جن میں سے اکثر کے مرض کا کھوج نہیں لگتا۔ اس لحاظ سے چونکہ ذیابیطس ایک خطرناک اور پوشیدہ مرض ہے، ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے افراد کو ضرور اپنا چیک اَپ (طبّی معائنہ) کروالینا چاہیے، اور پھر باقاعدگی سے خون میں شکر کی سطح (بلڈ شوگر لیول) جانچتے رہنا چاہیے۔

اپینڈی سائٹس: اس تکلیف (بیماری) کا تعلق زیادہ تر بچوں اور جوانوں سے ہوتا ہے، اس لیے بوڑھوں میں اس شکایت کو نظرانداز کردیا جاتا ہے۔ نچلے ہونٹ میں سیدھی جانب درد کی تکلیف اس کی نُمایاں علامت ہوتی ہے۔ یہ بوڑھوں میں نُمایاں نہیں ہوتی لیکن بوڑھوں میں ذہنی اُلجھن (کنفیوژن) اور انتشار کی موجودگی، یا بخار اور پیٹ کا ہلکا درد اس تکلیف کا واضح اشارہ ہوتے ہیں۔

اگرچہ ۴۰ سال سے زیادہ عمر کے افراد میں سے صرف ۵ فیصد اس تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں، لیکن اس سے بوڑھوں کی ہلاکت کی شرح (اموات کی تعداد) جوانوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ نمونیا کی طرح بوڑھوں میں یہ شکایت زیادہ سنگین ثابت ہوتی ہے، کیوں کہ اس کا کھوج نوجوانوں کی طرح وقت پر نہیں لگتا۔

غذہ درقیہ کی تیزی: غدۂ درقیہ (تھائرائڈ) اگر زیادہ ہارمون (جسمانی رَس) تیار کرنے لگے تو اس کی وجہ سے پسینے کی کثرت، نبض کی تیز رفتاری (دل کا تیز دھڑکنا) اور حال جیسی دیگر علامات (گھبراہٹ، بے چینی وغیرہ) کے بجائے بوڑھے افراد کمزوری محسوس کرتے ہیں اور ذہنی انتشار کی شکایت ان میں نُمایاں رہتی ہے۔ مرض کی تشخیص کے بعد اس کا علاج آسان رہتا ہے، لیکن تشخیص ہونے کی صورت میں مریض کے لیے قلب کے حملے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

پانی کی کمی اور سردی: گرمی سے پسینے کا آنا اور سردی سے کپکپانا سب کے لیے عام بات ہے، لیکن اکثر بوڑھوں کے معاملے میں ایسا نہیں ہوتا۔ گرمی محسوس نہیں ہوتی ہے تو وہ پانی بھی نہیں پیتے، جس کے نتیجے میں ان کے جسم میں پانی کی کمی ہوجاتی ہے اور پھر اس کی تمام شکایات گھیر لیتی ہیں۔

اس طرح سردی لگنے سے جسم کا درجۂ حرارت بھی کم ہوجاتا ہے۔ گرمی نہ ہو تب بھی جسم میں پانی کی کمی ایک بڑا سنگین مسئلہ بن جاتی ہے۔

دراصل عمر میں اضافے کے ساتھ پیاس کے احساس میں بھی کمی آنے لگتی ہے، اس لیے پانی کم پیا جاتا ہے۔ بوڑھوں میں پانی کی کمی ہلکی حرارت اور ہلکے دردِ سر کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

اگر موسم بہت گرم ہو اور بوڑھے افراد بستر میں دراز (لیٹے ہوئے) ہوں تو ایسی صورت میں تیمارداروں کا فرض ہے کہ انھیں پانی اور سیال اشیا (مائع غذائیں، مشروبات) خوب پلائیں۔ سردی لگنے کی صورت میں جوان تو سردی لگنے کی شکایت کرتے ہیں، جب کہ بہت بوڑھے افراد سردی کی شکایت نہیں کرتے، البتہ چھونے سے ان کی جلد بہت ٹھنڈی لگتی ہے۔ یہ بات بھی دیکھی جاتی ہے کہ ان کے کمرے مناسب طور پر گرم نہیں ہوتے۔ سردیوں میں اگر آپ کے والدین کے چہرے پھولے ہوئے ہوں اور جلد پر چتیاں (نیلگوں یا سرخی مائل دھبّے) سی بن گئی ہوں تو سمجھ لیجیے کہ ان کے جسم کا درجۂ حرارت کم ہوگیا ہے۔

پوشیدہ شکایات کا کھوج: ۸۰،۸۵ سال کی عمر میں کئی مسائل کا ہجوم ہوتا ہے، اس لیے اس عمر میں اگر ہائی بلڈ پریشر، ہڈیوں کا گھلاؤ اور موتیا کی شکایت ہو تو اس پر تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ اس عمر میں تشخیص مشکل ہو جاتی ہے، کیونکہ ایک بیماری دوسری بیماری کو چھپا لیتی ہے۔ بڑھاپے میں ایک سے زائد بیماریاں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ان کا کھوج ایک بڑا مشکل طبّی مسئلہ بن جاتی ہے۔

مثلاً: گٹھیا (جوڑوں کی سوزش) کی وجہ سے جوڑوں میں سختی اور اکڑن (جماؤ اور کھنچاؤ) بوڑھے مریض کو ملنے جلنے سے معذور کر دیتی ہے، اس لیے اس کے سینے میں درد نہیں ہوگا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے قلب کی شکایت نہیں ہے۔ اسی طرح پستی (کم ہمتی، بے دلی) اور اضمحلال (ڈپریشن، ذہنی دباؤ) کئی امراض کو ڈھانپ لیتی ہے۔ پستی کا شکار مریض سماعت کی تکلیف اور نظر کی دھندلاہٹ کی شکایت نہیں کرتا۔

اسی طرح وزن میں خرابی کی یہ ابتدائی علامت ہو سکتی ہے اور یہ خود پستی کی ایک کھلی علامت بھی ہوتی ہے، اس لیے ان کا توجہ سے کھوج لگانا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر اصل مسئلے کا حل ممکن نہیں ہوتا۔ اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنے ضعیف والدین کے کھانے پینے کی عادات، نیند کے انداز یا مثانے کی کارکردگی (پیشاب کے نظام کا فعل) پر نظر رکھیں اور انھیں محض بڑھاپے کا تقاضا نہ سمجھیں بلکہ پہلے دیگر اسباب کا کھوج لگائیں، پھر بڑھاپے کو اس کا ذمے دار قرار دیں۔

بنیادی بات: اگر آپ کے والد ذہنی انتشار (ذہنی الجھن، کنفیوژن) کا شکار ہیں تو اسے ان کی تکلیفوں کا بنیادی سبب سمجھ کر علامتی تدابیر کریں۔ کسی دن اگر وہ بقولِ آپ کے آپے میں نہ ہوں (اپنے ہوش و حواس میں نہ رہیں)، تو معالج سے مشورہ ضروری ہو جاتا ہے۔

بوڑھوں کو کئی شکایات لاحق ہو سکتی ہیں۔ ان کی ذہنی چُستی (ذہنی تیزی و بیداری) میں کمی کے اسباب میں خون کی کمی نقصِ تغذِیہ (غذائی کمی) سماعت کی کمزوری گردوں کی ناکامی چھوت کے امراض (انفیکشن کی بیماریاں) اور اندرونِ قلب کا ورم (دل کے اندر سوزش) بھی شامل ہو سکتا ہے۔

ان واضح علامات کے علاوہ پوشیدہ اسباب (چھپی ہوئی وجوہات) کا کھوج لگانا بھی بہت ضروری ہوتا ہے، کیوں کہ نوجوانوں میں امراض کے اسباب نُمایاں اور واضح ہوتے ہیں، جب کہ بوڑھوں میں ایسا نہیں ہوتا۔

نفسیاتی اسباب بھی: مرضیاتی اسباب (بیماری سے متعلق وجوہات) کے علاوہ بوڑھوں کے مسائل کی نوعیت نفسیاتی (ذہنی) اور معاشرتی (سماجی) بھی ہوتی ہے۔ بسا اوقات محض کان میں میل کی وجہ سے اونچا سننے پر مجبور ہونے سے وہ الجھنوں (ذہنی پریشانیوں) کا شکار رہتے ہیں۔

بعض اوقات محض غلط جوتے کی وجہ سے ان کی کمر میں درد ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر تنہا رہنے والے بوڑھے نفسیاتی مسائل کا زیادہ شکار رہتے ہیں۔ توجہ اور خدمت ان کی اصل ضرورت ہوتی ہے۔

اس لیے اپنے والد یا دادا ابو کو صرف معالج کے نقطۂ نظر (ڈاکٹر کی نظر) سے نہ دیکھیے بلکہ ان کے خاندانی اور سماجی مسائل کا خیال بھی رکھیے، اس کا اندازہ معالج کو نہیں ہو سکتا۔ صرف گھر والے ہی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اس سلسلے میں معالج کو بھی معلومات فراہم کر کے اس کی مدد لے سکتے ہیں۔

معالج (ڈاکٹر) کا بھی فرض ہے کہ وہ مریض کے تمام اسباب و علامات کا جائزہ لے کر اس کا علاج کرے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہنی چاہیے کہ عمر بڑھتی ہے تو بوڑھے اور بھی پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں اور بچوں سے بھی زیادہ نازک اور حسّاس ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انھیں جب بھی معالج کے ہاں لے جایا جائے تو ساتھ وہ تمام دوائیں اور غذائی ضمیمے (سپلیمنٹس) بھی لیتے جایئے اور معالج کو ان کی غذائی عادات (کھانے پینے کے معمولات) سونے جاگنے کے انداز (نیند کے معمولات) اور پسند و ناپسند کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات فراہم کیجیے۔

یوں تو ہر معالج کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر شکایت کو پوری توجہ اور تفصیل سے غور و فکر کرے اور صحیح تشخیص کر کے مسئلے کا حل نکالے۔

حوصلہ افزائی کیجئے: اکثر بوڑھے اپنی کیفیات بتانے سے جھجکتے ہیں۔ بعض تکالیف کی نوعیت بھی ایسی ہوتی ہے، مثلاً: مثانے کی تکلیف، پیشاب کا بغیر ارادہ اخراج، نامردی، یادداشت کی کمزوری وغیرہ۔ اس لحاظ سے زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ خود معالج میں ایسے عوارض کے بارے میں بوڑھے مریضوں سے سوالات کر کے ان کی تکالیف دور کرے۔

یہ بھی یاد رکھیے: کہ اکثر والدین صبر و شکر کے معاملے میں اس حد تک مضبوط ہوتے ہیں کہ وہ اپنے چھوٹوں کو اپنی تکالیف بتانے سے گریز کرتے ہیں۔ انھیں یہ خوف بھی گھیرے رہتا ہے کہ ان کا مذاق اڑایا جائے گا۔ بچے خواہ مخواہ پریشان اور زیر بار ہوں گے یا پھر انہیں یہ یقین دلانا بہت ضروری ہے کہ صرف سخت ضرورت کی صورت میں انہیں ہسپتال میں رہنا ہوگا اور وہاں ان کے سب چاہنے والے بھی ان سے ملتے رہیں گے۔ اسی طرح ان کی کسی تکلیف کو پرانی شکایت سمجھنا بھی غلط ہے مثلاً: پیٹ میں اُلسر ہو تو پیٹ میں جو بھی درد ہو تو اسے اُلسر ہی نہیں سمجھنا چاہیے۔ درد کی یہ شکایت کسی اور سبب سے بھی ہو سکتی ہے جس کا مکمل کھوج لگانا مُعالج کا فرض ہے۔

شیخِ فانی: کُتبِ فقہ میں شیخِ فانی اسے کہا جاتا ہے جسے بڑھاپے کی آخری منزل(انتہائی بڑھاپا) کی وجہ سے یا کوئی ایسا مرض لاحق ہو کہ مرتے دم تک اس سے روزہ نہ رکھا جا سکے، خواہ وہ نوجوان(کم عمر) ہی ہو۔ اسی لیے شرعِ پاک(اسلامی شریعت) کا حکم ہے کہ یہ جن ضعیف بوڑھوں، بوڑھیوں اور ناتواں کمزور لوگوں کے لیے روزہ رکھنا بہت تعب(مشقت) و ماندگی(تھکن) کا باعث ہو، اُنھیں اختیار ہے کہ بجائے روزہ رکھنے کے ایک غریب کو روزانہ کھانا کھلا دیا کریں، اور کھانے کا معیار وہ ہو جو خود ان کا اوسطاً(عام طور پر) رہتا ہے۔

اگر کوئی بجائے ایک کے دو غریبوں کو کھلائے یا عمدہ کھانا کھلائے تو اور بہتر ہے۔ خیرات و فیاضی(سخاوت) اور حسنِ سلوک کی اہمیت رمضان المبارک میں دوسرے دنوں سے زیادہ اور موجبِ ثواب(ثواب کا باعث) ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ رمضان المبارک میں حضور سرورِ عالم ﷺ کی فیّاضی بادِ صرصر(تیز آندھی) سے بھی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ اگرچہ معقول عذر روزہ کو قضا کر دینے کے موجود ہوں مگر " اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ "(بقرہ:184)

ترجمہ: اگر روزہ کی برکتوں اور اجر ثواب کو جانتے ہو تو روزہ ترک نہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

ایک حدیث میں مجاہد کے روزہ رکھنے کے کثیر اجر و ثواب کا ذکر ہے۔ بہر حال بوڑھا ہو یا نوجوان مریض شیخ فانی کی تعریف کے مطابق مجبور محض ہے اس لئے وہ فدیہ پر اکتفا کرے ورنہ روزہ ترک نہ کرے۔ [51]

فائدہ: حضرت علامہ حکیم امجد علی صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی بہارِ شریعت سے شیخ فانی کی صحیح تعریف اور چند مسائل ملاحظہ ہوں۔

مسئلہ: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔(درمختار وغیرہ)

---

[51])عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من صام يوما في سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:" جس نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت (راستہ) دور کر دیتا ہے۔"(ان اُویسی)

(صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الصوم في سبيل الله، 3/ 1044، الحديث 2685، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

مسئلہ : اگرایسابوڑھا گرمیوں میں بوجہ گرمی کے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر جاڑوں (سردیوں) میں رکھ سکے گاتواب افطار کرلے اور ان کے بدلے کے جاڑوں میں رکھنافرض ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ : اگرفدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے توفدیہ صدقہ نفل ہو کر رہ گیا۔ان روزوں کی قضاء کرے۔(عالمگیری)

مسئلہ : یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کاایک دم فدیہ دیدے یاآخر میں دے اور اس میں تملیک (مالک بنادینا) شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کودے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ : قسم یا قتل کے کفارے کا اس پر روزہ ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس روزہ کا فدیہ نہیں اور روزہ رکھنے کی منت مانی اور برابر روزے رکھے تو کوئی کام نہیں کرسکتا جس سے بسر اوقات ہو تو اسے بقدرِ ضرورت افطار کی اجازت ہے اور ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے اور اس کی بھی قوت نہ ہو تو استغفار کرے۔(ردالمحتار)

مسئلہ : نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے کہ توڑے گا تو قضاواجب ہوگی اور یہ گمان کرکے کہ اس کے ذمہ کوئی روزہ ہے، شروع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو کچھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد نہ توڑا تو اب نہیں توڑ سکتا، توڑے گا تو قضاواجب ہوگی۔[52] (درمختار)

"بوڑھوں کی حکایت"

حکایت نمبر ۱ : ایک بوڑھے یہودی نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ تستری کے جنازہ میں بکثرت لوگ جمع ہیں۔شور وغل سنا تو وہ گھر سے باہر نکلا۔پھر کہا لوگوں اوپر دیکھو کیا نظارہ ہے۔لوگوں نے کہا وہ کیا ہے؟ کہا کہ آسمان سے لوگ نازل ہو کر اس جنازہ سے برکت حاصل کر رہے ہیں، پھر کہا گواہ ہو جاؤ میں مسلمان ہوتا ہوں یہ کہہ کر کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔[53] (درۃالناصحین)

درسِ عبرت : دور حاضرہ میں بعض لوگ تبلیغ کے نام پر سرپر بستر اٹھا کر ہزاروں میل سفر کر کے عوام کو راہ راست پر لانے کا دم بھرتے ہیں اس طرح سالوں سال دردر کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ دوسروں کو راہ راست لانا تو دور کی بات ہے وہ خود بھی گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں اور ان کی اولاد وا قارب کا حال تو زبوں سے زبوں تر ہے اور ہمارے اولیاء کرام کا کمال یہ ہے کہ ان کے جنازوں کی شان وشوکت کو دیکھ کر یہودی مسلمان ہو جاتے ہیں۔

حکایت نمبر ۲ : ایک بوڑھا شخص حضرت شقیق رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا۔یا حضرت! میں نے گناہ بہت کئے ہیں، اب چاہتا ہوں کہ توبہ کروں۔حضرت شقیق نے فرمایا: بڑے میاں تم بہت دیر سے آئے۔بوڑھے نے کہا۔میں تو خیال کرتا ہوں کہ میں بہت جلد آیا ہوں۔کیوں کہ جو شخص موت سے پہلے توبہ کرنے کو آمادہ ہو جائے اس کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ وہ بہت جلد آیا ہے۔حضرت شقیق نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا۔اور تم بہت ٹھیک وقت پر آئے۔[54] (تذکرۃالاولیاء صفحہ ۲۴۳)

---

52)(بہارِ شریعت، بیان اُن وجوہ کا جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مسئلہ 21تا27، 5/1006تا1007، مکتبۃالمدینہ باب المدینہ کراچی)

53)(درة الناصحين ، المجلس الأربعة والخمسون في فضيلة الإستقامة ، ص 148إلي 149 ، دار الفكر ، بيروت-لبنان، 2017م)

54)(کشف المحجوب از داتا علی ہجویری رحمہ اللہ، گیارھواں باب: طبع طابعین تابہ زمانۂ حال، حضرت ابو علی شقیق بن ابراہیم ازدی رحمۃاللہ علیہ، ص242، مکتبہ شمس وقمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک، لاہور، فروری 20102ء/ربیع الاول 1433ھ)

درسِ عبرت:انسان کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے اپنے گناہوں سے بہت جلد سچی توبہ کر لے۔اور مرنے کے وقت کا کوئی علم نہیں۔اس لئے توبہ بہت جلد کر لینی چاہیے۔

حکایت نمبر۳:

تھا مجرد اور بوڑھا ایک مرد	آزمودہ تھا جہاں کے گرم سرد
چین سے رہتا تھا وہ صبح و مسا!	آئی کم بختی نکاح اک جا کیا!
بیوی جو آئی بڑی چالاک تھی!	بد رویہ بے حیا بے باک تھی
چاٹنے کھانے سے اس کو کام تھا!	اور یہی کام اس کا صبح و شام تھا
ایک دن مہمان آیا اُن کے گھر!	اس کی خاطر گوشت آیا سیر بھر!
بھونتی جاتی تھی جب کہ دیگچی!	بوٹی اک اک چُن کے عورت کھا گئی
دیکھ کر ہانڈی کو خالی یہ کیا!	لائی باہر سے میاں کو وہ بلا!
اور کہا تم کو نہ آئے گا یقیں	ہے مگر سچ جھوٹ ذرہ بھر نہیں
اس نگوڑی بلی کو تم دیکھنا!	بیٹھی ہے کیا بھولا بھالا منہ بنا!
بھونتی تھی میں مسالہ گوشت کا	گوشت تھا اک طاس میں رکھا ہوا
میں لگی چکھنے مسالے کا نمک	گوشت سارا کر گئی چٹ بے دھڑک
کچھ نہ بو لا مرد صاحبِ دل مگر!	جائے لے آیا ترازو دوڑ کر!
پلڑہ میں بلی کو رکھا کی نہ دیر	وزن میں وہ پوری نکلی ایک سیر
مرد بولا اب بتا اے بے حیا	وزن ہے بلی کا یہ یا گوشت کا!
گوشت ہے گر یہ تو بلی ہے کہاں	ہے جو بلی گوشت کا پھر دے نشاں! (55)

درسِ عبرت:

ناؤ کاغذ کی کبھی بہتی نہیں!	کاٹ کی ہنڈیا سدا رہتی نہیں
جھوٹ میں نقصان ہے، سچ میں فائدہ	یاد رکھ ہے عام یہ اک قاعدہ!
مصلحت کا قول ہے بالکل غلط!	اہل دنیا کی بناوٹ ہے فقط! (56)

55)(سچی حکایات ازابوالنور محمد بشیر،حکایت939:چالاک عورت،260/5تا261،فرید بک سٹال،اُردو بازار،لاہور،سالِ اشاعت:1400ھ/1980ء)

56)(سچی حکایات ازابوالنور محمد بشیر،حکایت939:چالاک عورت،261/5،فرید بک سٹال،اُردو بازار،لاہور،سالِ اشاعت:1400ھ/1980ء)

حکایت بابارتن رضی اللہ تعالیٰ **عنہ صحابی رسول** ﷺ: تاریخ میں ہے: خطہ ہند میں چاند دو ٹکڑے دیکھا گیا اس خطہ میں اس معجزہ کی تصدیق اسے نصیب ہوئی جس کا ازل سے ستارہ سفید تھا ان میں ایک بابا رتن بھی تھے۔ مؤرخین نے لکھا ہے: بابا رتن بن ساہوگ ساکن تبرندی جو نواح دہلی میں ایک مقام ہے، پیدا ہوئے۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو کر دین اسلام قبول کیا جس کے لئے بعد میں حضرت محمد ﷺ نے طول عمر کی دعا کی جو چھ سو بتیس سال تک دنیا میں زندہ رہے۔ (57)

صاحب قاموس اور دیگر مؤرخینِ اسلام نے کتب و تواریخ میں اس کا ذکر کیا ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے جلد اول کتاب الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں بابا رتن کے حالات زیادہ تفصیل سے لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا رتن نے چھ سو بتیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ۶۷۵ھ میں محمود بن بابا رتن نے خود اپنے باپ کے تفصیلی حالات اور ان کا معجزہ شق القمر کا مشاہدہ کرنا ہندوستان سے بلادِ عرب (عرب کے شہر) جانا اور مشرف بہ اسلام ہونا بیان کیا ہے۔ فاضل ادیب صلاح الدین صفوی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے اور علامہ شمس الدین بن عبدالرحمن صائع حنفی سے نقل کیا ہے کہ،

انہوں نے قاضی معین سے ۷۳۶ء میں سنا کہ قاضی نورالدین بیان کرتے ہیں کہ میرے جد بزرگوار حسن بن محمد نے ذکر کیا کہ مجھ کو ستر ھواں برس تھا جب میں اپنے چچا اور باپ کے ساتھ بسلسلہ تجارت خراسان سے ہندوستان گیا اور ایک مقام پر ٹھہرا جہاں ایک عمارت تھی دفعتہ قافلہ میں شور و غل پیدا ہوا اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عمارت بابا رتن کی ہے وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کے سائے میں بکثرت لوگ آرام پا سکتے تھے جب ہم اس درخت کے نیچے گئے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ اس درخت کے نیچے جمع ہیں ہم بھی اسی غول میں داخل ہوئے ہم کو دیکھ کر لوگوں نے جگہ دی جب ہم درخت کے نیچے بیٹھ گئے ایک بہت بڑی زنبیل درخت کی شاخوں میں لٹکی ہوئی دیکھی۔

دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس زنبیل میں بابا رتن ہیں جنہوں نے رسالت مآب ﷺ کی زیارت کی ہے۔ حضور ﷺ نے ان کے لئے چھ مرتبہ طول عمر کی دعا کی۔ یہ سن کر ہم نے ان سے کہا کہ زنبیل (مخصوص ٹوکری) کو اتار و تاکہ ہم اس شخص کی زبان سے کچھ حالات سنیں۔ تب ایک مرد بزرگ نے اس زنبیل کو اتارا زنبیل میں بہت سی روئی بھری ہوئی تھی جب اس زنبیل کا منہ کھولا تو بابا رتن نمودار ہوئے جس طرح مرغ یا طائر کا بچہ روئی کے پہل سے نکلتا ہے پھر اس شخص نے بابا رتن کے چہرہ کو کھولا اور ان کے کان سے اپنا منہ لگا کر کہا جدّ بزرگوار یہ لوگ خراسان سے آئے ہیں ان میں سے اکثر شرفاء اور اولاد پیغمبر ہیں ان کی خواہش ہے کہ آپ ان سے مفصل بیان کریں کہ آپ نے کیونکر رسول خدا کو دیکھا اور حضور ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا تھا۔ یہ سن کر بابا رتن نے ٹھنڈی سانس بھری اور اس طرح زبان فاری میں تکلم کیا جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔

بابارتن کا بیان: میں اپنے باپ کے ساتھ کچھ مال تجارت حجاز لے کر گیا اس وقت میں جوان تھا جب مکہ کے قریب پہنچا بعض پہاڑوں کے دامن میں دیکھا کہ کثرت بارش سے پانی بہہ رہا ہے وہیں ایک صاحبزادہ کو دیکھا کہ جن کا چہرہ نہایت نمکین تھا رنگ کسی قدر گندم گوں تھا اور دامن کوہ میں اونٹوں کو چرا رہا تھا۔ بارش کا پانی جوان کے اور اونوں کے درمیان سے زور سے بہہ رہا تھا۔ اس سے صاحبزادہ کو خوف تھا کہ سیلاب سے نکل کر اونٹوں تک کیسے پہنچوں۔

یہ حال دیکھ کر مجھے ملول (غم) ہوا اور بغیر اس خیال کے میں ان صاحبزادہ کو جانتا پہچانتا اپنی پیٹھ پر سوار کر کے اور سیلاب کو طے کر کے اس کے اونٹوں تک پہنچا دیا جب میں اونٹوں کے نزدیک پہنچ گیا تو میری طرف بنظر شفقت دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا: "بَارَكَ اللهُ فِي عُمُرِكَ بَارَكَ اللهُ فِي عُمُرِكَ بَارَكَ اللهُ فِي عُمُرِكَ"

---

57) (الإصابة في تمييز الصحابة،ذكر من اسمه ربيعة،الراء بعدها التاء، 2766: رتن بن عبد الله:، 2/ 439، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى – 1415 هـ)

میں وہیں ان صاحبزادہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور مال تجارت فروخت کر کے اپنے وطن واپس آ گیا۔

ظہور معجزہ شق القمر: وطن آنے کے بعد اپنے کاروبار میں مگن ہو گیا اس پر کچھ زمانہ گزر گیا کہ حجاز کا خیال ہی نہ آیا ایک شب میں اپنے مکان کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ چودھویں رات کا میں چاند آسمان پر چمک رہا تھا دفعتہ کیا دیکھتا ہوں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا مشرق میں غروب ہو گیا اور ایک مغرب میں۔ایک ساعت تک تیرہ تاریک رہی رات اندھیری معلوم ہوتی تھی۔

وہ ٹکڑا جو مشرق میں غروب ہوا تھا اور وہ ٹکڑا جو مغرب میں غروب ہوا تھا اور مغرب سے نکلا، دونوں آسمان پر آ کر مل گئے چاند اپنی اصلی حالت میں ماہ کامل بن گیا۔ میں اس واقعہ سے بڑا حیران تھا اور کوئی سبب اس کا عقل میں نہیں آتا تھا یہاں تک کہ قافلہ ملک عرب سے آیا۔اس نے بیان کیا کہ مکہ میں ایک شخص ہاشمی نے ظہور کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام عالم کے واسطے خدا کی طرف سے پیغمبر مقرر ہوں اہل مکہ نے اس دعوی کی تصدیق میں مثلِ دیگر معجزاتِ انبیاء کے معجزہ طلب کیا کہ چاند کو حکم دے کہ یہ آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائے ایک مشرق میں غروب ہو دوسرا مغرب میں اور پھر دونوں اپنے اپنے مقام سے آ کر آسمان پر ایک ہو جائے۔

جیسا کہ تھا اس شخص نے بقدرت خدا ایسا کر دکھایا جب مجھے یہ کیفیت معلوم ہوئی تو میں نہایت مشتاقِ زیارت ہوا کہ خود جا کر اس شخص کی زیارت کروں۔ چنانچہ میں نے سفر کا سامان درست کیا اور کچھ مال تجارت ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور مکہ پہنچ کر اس شخص کا پتہ دریافت کیا لوگوں نے مکان اور دولت کدہ کا نشان بتایا میں دروازے پر پہنچا اور اجازت حاصل کر کے داخلِ حضور ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ شخص وسطِ خانہ میں بیٹھا ہوا ہے چہرہ نورانی چمک رہا ہے اور ریش مبارک سے نور ساطع (برس رہا) ہے۔ پہلے سفر میں جب دیکھا تھا اور اس سفر میں جو دیکھا مطلق نہیں پہچانا کہ یہ وہی صاحبزادے ہیں جن کو میں نے اٹھا کر سیلاب سے باہر نکالا تھا۔ جب میں آگے بڑھ کر سلام کیا تو میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور مجھے پہچان لیا اور فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَام أُدْنِ مِنِّي (سلام کے جواب کے بعد فرمایا میرے قریب آؤ) اس وقت ان کے پاس ایک طبیق پُر از رطب (کھجور کا ٹوکرا) رکھا تھا اور ایک جماعت اصحاب کی گرد بیٹھی ہوئی تھی۔اور نہایت تعظیم کے ساتھ ان کا احترام کر رہی تھی۔

یہ دیکھ کر میرے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں آگے نہ بڑھ سکا میری یہ حالت دیکھ کر انہوں نے فرمایا: میرے قریب آ، پھر انہوں نے فرمایا: کھانے میں موافقت کرنا مقتضیاتِ مروت ہے اور باہم نفاق کا پیدا کرنا بے دینی و زِندِقَہ ہے۔ یہ سن کر میں آگے بڑھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور کھانے میں رطب کے شریک ہوا وہ اپنے دست مبارک سے رطب (کھجور) اٹھا اٹھا کر مجھے عنایت فرماتے تھے علاوہ اس کے، جو میں نے اپنے ہاتھ سے چُن چُن کر کھائے چھ رطب انہوں نے عنایت فرمائے۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسم اشارہ فرمایا کہ تو نے مجھے نہیں پہچانا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے مطلق یاد نہیں شاید کہ میں نہ ہوں۔

انہوں نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنی پیٹھ پر سوار کر کے مجھے سیل رواں سے پار نہیں اتارا تھا اور اونٹوں کی چراگاہ تک نہیں پہنچایا تھا۔

یہ سن کر میں نے پہچانا اور عرض کیا کہ اے جوان خوش رو بے شک صحیح ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: داہنا ہاتھ بڑھا، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا انہوں نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور مصافحہ کر کے ارشاد فرمایا: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ" میں نے اس کو ادا کیا۔ حضور بہت مسرور ہوئے جب میں رخصت ہونے لگا تو حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: بَارَكَ اللهُ فِي عُمُرِكَ میں آپ سے رخصت ہوا میرا دل بسبب ملاقات اور بسببِ حصولِ شرف اسلام بہت مسرور تھا۔[58]

---

[58]) (الإصابة في تمييز الصحابة،ذكر من اسمه ربيعة،الراء بعدها التاء، 2766: رتن بن عبد الله:، 2/ 439، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى – 1415 هـ)

حضرت محمد ﷺ کی دعا کو حق تعالی نے مستجاب (قبول) فرمایا۔اس وقت میری عمر چھ سو برس سے کچھ زیادہ ہے اس بستی میں جتنے لوگ آباد ہیں وہ میری اولاد اور اولاد کی اولاد ہیں۔ان کے مزید حالات فقیر کی کتاب "طویل العمر لوگ" میں پڑھیئے۔

حکایت نمبر ۵: عباسی خلیفہ امیر منصور کے غلام ربیع کا بیان ہے کہ ایک دفعہ امیر المومنین کو کسی بوڑھے سے آدمی کے متعلق یہ خبر ملی کہ اس کے پاس سابق شاہی خاندان بنوامیہ کا بہت سا قیمتی ساز و سامان امانت کے طور پر محفوظ ہے۔ یہ حال معلوم ہوتے ہی امیر المؤمنین نے اس بوڑھے کو میرے (ربیع کے) ہاتھ پکڑ کر بلوایا۔ جیسے ہی بوڑھا سامنے آ کے کھڑا ہوا۔امیر المؤمنین نے اس سے کہا: "مجھے تمہارے متعلق اس قسم کی اطلاع ملی ہے لہذا خیریت اسی میں ہے کہ وہ سب سامان مجھے لا کر دے دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو چیزیں اس میں سے میرے کام کی ہوں گی وہ میں بیت المال میں داخل کر دوں گا باقی ساری تمہیں واپس کر دوں گا"۔

یہ سن کر بوڑھے کے تیور بدل گئے اور بڑی سادگی سے تڑک کر بولا، "جناب والا! ان چیزوں کو مجھ سے کس حق کی بنا پر مانگ رہے ہیں۔ کیا آپ بنوامیہ کے خاندان کے شرعی وارث ہیں؟" ربیع کہتا ہے کہ بوڑھے کا یہ لاجواب سوال سن کر امیر المؤمنین بالکل دم بخود ہو گئے۔ پھر سوچ کر کہنے لگے۔ میں تم سے وہ سامان اس لئے لینا چاہتا ہوں کہ بنوامیہ کے خاندان کے اُمَراء نے یہ سامان مسلمانوں سے جبراً قہراً حاصل کیا تھا اور اب چونکہ بہ حیثیت حاکمِ وقت میں امت مسلمہ کا جائز وکیل و محافظ ہوں تو چاہتا ہوں کہ ان کا غصب شدہ مال ان کے اصلی خزانے (بیت المال) میں بحفاظت جمع کر دوں۔ امیر المؤمنین کے اس استدلال پر بھی بوڑھا قائل اور خاموش نہیں ہوا۔

کہنے لگا "امیر المؤمنین اگر آپ جبر یہ مجھ سے چھینیں گے تو میں قاضی کی عدالت میں دعویٰ کروں گا ورنہ آپ کو عدالت میں اس دعوئی کا ثبوت پیش کرنا ہو گا اور معتبر شہادتوں سے یہ بات ثابت کرنا ہو گی کہ بنوامیہ کا پورا خاندان اور اس کا ہر امیر ہر خلیفہ خائن و غاصب تھا اور یہ کہ میرے پاس ان کی جو امانتیں محفوظ ہیں وہ سب ظلم اور جبر سے حاصل کی ہوئی ہیں۔اس بوڑھے کے ان فقروں پر امیر المؤمنین نے اپنا سر جھکا لیا اور سرگوشی میں مجھ سے فرمانے لگے "ربیع! یہ بڑھا تو بڑا چرب زبان اور ضدی ہے میں نے اپنی عمر میں آج تک ایسا آدمی نہیں دیکھا اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس سے درگزر کروں اور کوئی چیز واپس نہ لوں۔عدالت قضا میں تو واقعی ثابت کرنا ممکن ہے "۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے اسے چھوڑ دیا اور وہ مسکراتا ہوا اطمینان سے رخصت ہوا۔ [59]

حکایت نمبر ۶ کُبڑے بونے کا قصہ: زمانہ قدیم میں شہرِ "کاشغر" میں ایک درزی رہتا تھا۔اُسے اپنی بیوی سے بہت محبت تھی۔ایک دن حسب معمول وہ اپنی دکان پر بیٹھا کپڑے سی رہا تھا کہ ایک کبڑا بونا اُس کی دکان کے دروازے پر بیٹھ کر اپنے طنبور پر گانے بجانے لگا۔درزی کو اُس کا گانا بجانا بہت پسند آیا اور جب دکان کو بند کر کے گھر جانے لگا۔تو کبڑے کو اپنے ساتھ لے گیا کہ بیوی کو بھی اُس کا گانا سنوائے۔

جب گھر پہنچے تو بیوی نے اُن کے سامنے کھانا چنا۔اُس دن اتفاق سے درزی کے گھر مچھلی پکی تھی، کبڑا بھی درزی کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا۔ شامت جو آئی حلق میں ایک کانٹا اٹک گیا، ہر چند درزی اور اُس کی بیوی نے اپنی سی بہت کچھ کوشش کی مگر کانٹا نہ نکلا۔ کبڑے کا دم گھٹ گیا اور بیہوش ہو گیا۔اس حادثے سے دونوں بہت ڈرے کہ ایسا نہ ہو اُس کے قتل کے الزام میں دھرے جائیں۔

درزی کے مکان کے پاس ایک یہودی حکیم رہتا تھا۔درزی اور اُس کی بیوی نے یہ تجویز کی کہ کبڑے کی لاش کو اُس کے مکان میں رکھ آئیں۔درزی نے یہودی کے دروازے پر جا کر دستک دی۔اس پر ایک خادمہ جس کے ہاتھ میں چراغ بتی کچھ نہ تھا نیچے اتری۔اور پوچھا تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟ درزی نے

---

[59] (نوادر الخلفاء = إعلام الناس بما وقع للبرامكة مع بني العباس، ابتداء الدولة العباسية، الرجل الثبت الجنان، ص 93، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1425 هـ – 2004 م)

اُس کے ہاتھ میں پانچ روپے دے کر کہا اپنے آقا سے کہو کہ ایک بیمار علاج کے لئے دروازے پر حاضر ہے۔ خادمہ تو اپنی مٹھی گرم کر کے آقا کو خبر کرنے گئی۔ درزی اور اس کی بیوی کبڑے کو اوپر کے زینے پر کھڑا کر کے چلتے بنے۔

حکیم بیمار کی خبر پا کر زینے میں آیا، روشنی ساتھ نہ لایا جلدی میں کبڑے سے اس زور سے ٹکرایا کہ کبڑا لڑکتا لڑکتا زینے سے نیچے آپڑا۔ حکیم نے خادمہ کو پکار کر کہا جلدی روشنی لا، جلدی کر جلدی۔ روشنی آئی حکیم صاحب کو معلوم ہوا کہ بڑی مصیبت پڑی۔ بولا افسوس! صد افسوس! میں نے کیوں بے روشنی نیچے اُترنا چاہا۔ بیچارے کو میرے پاس علاج کے لئے لائے تھے۔ دھکا لگا اور وہ میری نادانی اور غفلت سے یوں ہلاک ہوا۔ پھر یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر پولیس کو خبر ہوئی تو شامت آجائے گی۔ اس ڈر سے کبڑے کو اُٹھا کر حکیم اور خادمہ اوپر لے گئے اور صلاح و مشورے کے بعد اُس کے بازوؤں میں رسی باندھ کر ایک مسلمان کے مکان میں، جو گھر کے پیچھے کی طرف رہتا تھا، اُس کے آتش دان میں اُتار دیا۔ کبڑا دیوار سے اس طرح لگ کر کھڑا ہو گیا گویا زندہ ہے۔

اس مکان کا مالک بادشاہ کا مودی(اناج کا سوداگر) تھا اور اُس میں روغن غلہ اور ہر قسم کی جنس جمع رہتی تھی۔ چوہے اس کا بہت نقصان کرتے تھے، اتفاقا اُس رات مودی کسی بارات میں گیا تھا۔ وہاں سے دیر کے بعد پہنچا۔ لالٹین ہاتھ میں لئے اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ دیکھا کہ ایک شخص آتشدان میں دیوار سے لگا کھڑا ہے۔ مودی تھا قوی آدمی۔ اُس نے ہاتھ میں لکڑی اُٹھائی اور اسے چور سمجھ کر بے تحاشا پیٹنا شروع کیا۔ اور کہنے لگا خوب! میں تو سمجھتا تھا کہ چوہے میرا گھی اور غلہ کھا جاتے ہیں، مگر اب معلوم ہوا کہ آپ ہی چمنی [60] کے راستے سے اُتر کر میرا نقصان کر جاتے ہیں۔

آخر مودی نے اُسے اتنا پیٹا کہ کبڑا دھڑ سے زمین پر گر پڑا۔ مودی اس پر بھی اسے مارتا رہا۔ مگر جب دیکھا کہ چور ہلتا جلتا نہیں تو ڈر گیا اور کہنے لگا غضب ہوا۔ میں نے ایک آدمی کو جان سے مار ڈالا۔ اب میرا بچنا محال ہے۔ آخر کچھ سوچ کر لاش اُٹھائی اور بازار کے کونے میں ایک دُکان کی دیوار سے لگا کر کھڑی کر دی۔ ابھی سورج نہ نکلا تھا کہ ایک مالدار نصرانی سوداگر کسی ضیافت سے اپنے گھر واپس آرہا تھا۔

اتفاق سے اُس کا گزر اس بازار سے ہوا جہاں مودی کچھ دیر پہلے کبڑے کی لاش کھڑی کر گیا تھا۔ سوداگر اپنی دھن میں جا رہا تھا۔ کبڑے کو دھکا لگا اور وہ اُس پر آپڑا۔ سوداگر کو خیال پیدا ہوا کہ چور ہے، اُس کے ٹھوکریں لگانے لگا اور چلایا دوڑنا دوڑنا چور ہے چور! یہ شور چوکیدار کے کان میں پہنچا۔ وہ فوراً وہاں آپہنچا۔ دیکھا کہ ایک نصرانی ایک مسلمان کو مار رہا ہے۔ پوچھا تم ایک مسلمان کے ساتھ اس بدسلوکی اور بے عزتی سے کیوں پیش آئے؟ سوداگر نے کہا یہ تو میرے کپڑے اُتار لیتا پیچھے سے مجھ پر آپڑا اور میرا گلا گھونٹنا چاہتا تھا۔ چوکیدار نے کہا تم نے بھی تو اُسے کافی سزا دے لی۔ اور دل کا بخار نکال لیا۔ بس اب جانے دو اور اُسے چھوڑ دو۔

اتنے ہی میں معلوم ہوا کہ بونا تو مردہ ہے۔ چوکیدار بولا، نصرانی اب ایسے دلیر اور بے باک ہو گئے ہیں کہ خواہ مخواہ ایک مسلمان کے قتل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ یہ کہہ کر اس نے نصرانی کو پکڑ لیا اور قاضی کے گھر لے چلا۔ سوداگر اثنائے راہ میں سوچتا جا رہا تھا کہ میرے خفیف مکوں کے صدمے سے آدمی کیونکر مر گیا۔ قاضی نے چوکیدار کی بات سنی۔ لاش کو دیکھا۔ سوداگر سے پوچھا تم نے اسے مارا ہے؟ اس سے تو انکار نہ کر سکا۔ کہ یہ مردہ نہیں۔ مگر اس نے یہ کہا کہ میں نے اسے نہیں مارا۔ قاضی کو یاد آیا کہ یہ بونا بادشاہ کا مسخرا تھا۔ پس جب تک بادشاہ کی اجازت نہ لی جائے سزا دینی مناسب نہیں یہ سوچ کر محل شاہی پر پہنچا اور بادشاہ کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ بادشاہ نے فرمایا ہم ایسے نصرانی پر رحم نہیں کر سکتے جو ایک مسلمان کا یوں خون کر دے۔ اس پر قاضی نے حکم دیا کہ سولی گاڑھی جائے۔ اور تمام شہر میں منادی کیجائے کہ آج ایک نصرانی کو جس نے ایک مسلمان کا خون کر دیا ہے پھانسی دی جائے گی۔

آخر سوداگر کو سولی پر لائے، اور جلاد اسے سولی پر چڑھانے کو تھا کہ بادشاہ کا مودی بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا آگے بڑھا اور چلا کر بولا۔ ٹھہرو اسے سولی نہ دو۔ اس کا قاتل میں ہوں۔ سوداگر نے تو چور کے دھوکے میں اس کو مارے ہیں۔ قاضی نے کہا اچھا نصرانی کو چھوڑ دو اور اسے اس کی بجائے سولی پر چڑھاؤ۔ کیوں کہ یہ شخص خود اپنی زبان سے اپنے جرم کا اقراری ہے۔ جلاد نے سوداگر کو چھوڑ کر مودی کو پکڑ لیا اور اُسے سولی دینے ہی کو تھا کہ یہودی حکیم نے آواز دی اسے سولی نہ

---

60)"چمنی کا راستہ (Chimney) "سے مراد وہ نالی یا راستہ ہے جس کے ذریعے آتش دان، بھٹی، یا چولہے سے دھواں اور گرم گیسیں باہر نکلتی ہیں۔(س رضا)

دینا۔ یار و مجھے رستہ دو کہ میں آگے جاؤں اور بتاؤں کہ اصلی قاتل میں ہوں۔ یہ محض بے گناہ ہے۔ میں اپنی غفلت سے اس کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ قاضی کو جب معلوم ہوا کہ اصل قاتل یہودی حکیم ہے تو کہا مودی کو چھوڑ دو اور حکیم کو گرفتار کرلو۔

حکیم صاحب دار پر چڑھنے کو تھے کہ درزی آگے بڑھا اور فریاد کی ہاں! ہاں! اسے پھانسی نہ دینا۔ یہ محض بے گناہ ہے اس کبڑے کا قاتل میں ہوں میں نہیں چاہتا کہ ایک بے گناہ میرے جرم کے عوض سولی چڑھے۔ قاضی حیران تھا کہ کس کو پکڑے، کس کو چھوڑے۔ چاروں اپنی زبان سے اقبالی ہیں۔ آخر درزی، حکیم، مودی اور سوداگر چاروں کو ساتھ لے اور کبڑے کی لاش ایک چارپائی پر ڈال کر ایوان شاہی کا راستہ لیا کہ بادشاہ سے یہ تمام ماجرا بیان کرے۔ جب بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوئے تو قاضی نے بادشاہ کے قدموں پر بوسہ دیا اور کبڑے ہونے اور چاروں ملزموں کا صحیح صحیح حال بیان کیا۔ یہ قصہ ایسا عجیب و غریب نظر آیا کہ بادشاہ نے خود اپنے منشی سے تمام حالات مفصل تحریر کرائے۔

پھر بادشاہ نے ملزموں سے کہا کہ تم سب اپنا اپنا قصہ فلاں بوڑھے حجام کو سناؤ، یہ حجام کبھی کبھی دربار شاہی میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ جب حجام نے یہ قصہ سنا تو کہا واقعی یہ قصہ نہایت عجیب ہے۔ مگر میں بھی تو بونے کو ذرا قریب سے دیکھوں۔ چنانچہ وہ اُس کے پاس آیا زمین پر بیٹھ گیا بونے کا سر اپنے گھٹنوں میں لے لیا اور غور سے دیکھا تو اسے ایسی ہنسی آئی کہ لوٹ پوٹ ہو گیا۔ یہ بھی خیال نہ رہا کہ میں بادشاہ کے حضور ہوں۔ جب ہوش میں آیا تو بادشاہ نے فرمایا بوڑھے میاں! اتنا کیوں ہنستے ہو؟ حجام نے ہاتھ باندھ کر عرض کی حضور تخت کی قسم، بونا مرا نہیں ابھی زندہ ہے۔

اور میں ابھی اس کی تصدیق کرائے دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی صندوقچی اُٹھائی۔ اور ایک خوشبودار دوا کی شیشی نکال کر بونے کی گردن پر دیر تک ملتا رہا۔ پھر ایک صاف باریک اوزار نکالا۔ اور بونے کا منہ کھول کر اُس کے حلق میں داخل کر کے مچھلی کا ایک کانٹا نکال کر سب کو دکھایا۔ کانٹا نکلتے ہی بونے کو چھینک آئی ہاتھ پاؤں ہلائے اور جینے کی علامتیں ظاہر ہو گئیں۔ کبڑے کو دوبارہ زندہ دیکھ کر بادشاہ اور حاضرین دربار حیران رہ گئے کہ آٹھ دس پہر مردہ رہ کر بونا دفعتہ جی اُٹھا۔ حجام کے کمال پر اور بھی متعجب تھے کہ اُس نے مردے کو زندہ کر دیا۔ بادشاہ نہایت خوش ہوا۔ اور حکم دیا کہ درزی، یہودی حکیم، مودی اور نصرانی کو ہمارے روبرو خلعت دیا جائے کہ عمر بھر ان کو اپنی سرگزشت یاد رہے اور حجام کو ایک وظیفہ عنایت کر کے اپنی خدمت میں رکھ لیا کہ ہمیشہ دربار میں حاضر رہے۔

شیخ نے تھوڑے سے سکوت کے بعد قاضی سے مخاطب ہو کر کہا۔ واقعی خدا تعالیٰ نے آپ کو بے حد عقل اور دانائی عطا فرمائی ہے۔ جو تعریف میں نے آپ کی سنی تھی اُس سے بڑھ کر پایا۔ آپ اس لائق ہیں کہ میری جگہ آپ ہوتے اور میں آپ کی جگہ۔ پھر بھی مجھے اندیشہ ہے کہ آپ تو اپنے آپ کو شیخ کے عہدے کے قابل ثابت کرتے اور میں آپ کے عہدے کے لائق ہرگز ثابت نہ ہوتا۔ [61]

وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

فَقَطْ وَالسَّلَامُ

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ

---

[61] (الف لیلی المعروف بہ ہزار داستان، ایک درزی اور کوزہ پشت کی کہانی، 72/2تا101، جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب، چوڑیوالان، دہلی)